REGISTERED WITH THE REGISTERAR OF NEWS-PAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

THE WEEKLY "BADR" QAD

شمارہ
۱۰

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012 (

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ رواں کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہمات دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

● — جملہ درویشانِ کرام و احبابِ جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔
الحمد للہ۔

۵ مارچ ۱۹۸۷ء — ۵ امان ۱۳۶۶ ہش — ۴ رجب ۱۴۰۷ ہجری

قادیان میں جلسہ یومِ مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

پیشگوئی مصلح موعودؓ کے پس منظر اور اس کے عظیم الشان ظہور کا ایمان افروز تذکرہ۔!!

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ

مورخہ ۲۲/۲ بروز اتوار صبح نو بجے مسجد اقصیٰ قادیان میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیر صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے ناظر اعلیٰ، بڑی شان اور عقیدت سے منایا گیا۔ اس روز جملہ ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ میں تعطیل کی گئی اور مرد و خواتین کثرت سے اس مبارک جلسہ میں شریک ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی جو کہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے کی۔ اس کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب شمیم نے نظم سنائی۔ اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بعنوان

"حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے"

تقریر کی۔ موصوف نے سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ نظام خلافت کے استحکام، جماعت کی شیرازہ بندی، سالانہ مرکزی مجلس شوریٰ کے آغاز، ذیلی تنظیموں کے قیام اور تحریک جدید و وقف جدید جیسی انقلاب آفریں تحریکات کے اجراء وغیرہ امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"

کے عنوان پر کی۔ آپ نے بتایا کہ پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسے جلیل القدر فرزند کی بشارت عطا کی گئی تھی جس نے اسلام کی بے نظیر خدمات انجام دینی تھیں۔ آج سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اکناف عالم میں پھیلا ہوا جماعت احمدیہ کا وسیع تبلیغی نظام اس پیش خبری کی صداقت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ اسی طرح کلام اللہ کے مرتبہ کے اظہار کے لئے بے شمار دیگر تصانیف کے علاوہ حضور رضی اللہ عنہ کی رقم فرمودہ تفسیر کبیر و تفسیر صغیر ایک ایسے علمی خزانہ کی حیثیت رکھتی ہیں جن سے رہتی دنیا تک استفادہ کیا جاتا رہے گا۔

اس تقریر کے بعد مکرم نثار احمد صاحب نے نظم سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے بعنوان

"یومِ مصلح موعودؓ کی اہمیت و برکات"

تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ جتنی اہمیت اس پیشگوئی کی ہے اتنی ہی اہمیت اس دن کی ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت تو اس ایک امر سے ہی ظاہر ہے کہ اس کا ذکر ہزاروں سال پہلے کی کتب میں بھی موجود ہے۔ موصوف نے بتایا کہ اس دن کی بے شمار برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت یہ ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے خدا کے ساتھ پختہ تعلق قائم کیا جس کے نتیجہ میں خود اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید کی تشریح و تفسیر سکھائی۔ یہی وجہ ہے کہ آپؓ نے ساری دنیا کے عالموں کو چیلنج کیا کہ وہ آپؓ کے مقابل پر اس قسم کی تفسیر بیان کریں۔ آپؓ نے اپنے باون سالہ دورِ خلافت میں بہت سی بے نظیر کتب تحریر فرمائیں۔ اور ایسے ایسے معرکہ آراء لیکچر دیئے کہ دنیا کے بڑے بڑے مفکر اور عالم بھی ان کو سن کر حیران رہ گئے۔ پھر اس دن کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ آج دنیا میں سینکڑوں تبلیغی مشن قائم ہیں جن کے ذریعہ سعید روحیں ایمان کی دولت سے مالا مال ہو رہی ہیں۔

آخر میں صدر محترم نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ہمیں جو بھی ہدایات دی ہیں اور نصائح فرمائی ہیں نئی نسلوں کو چاہیئے کہ ان پر عمل کریں اور ان کو اپنے دل میں جگہ دیں۔ کیونکہ آنے والے زمانہ میں نئی نسلوں نے ہی پہلے لوگوں کی جگہ لینی ہے۔

صدر جلسہ نے حضورؓ کے زمانے کے متعدد ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا، ہمیں چاہیئے کہ ہم صحیح رنگ میں اسلام اور احمدیت کی خدمت کریں اور اپنے قیمتی اوقات کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس دن کی عظمت و اہمیت کو سمجھنے اور اس کی مناسبت سے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدارتی خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ارشادِ نبویؐ

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔

جو قتل کیا گیا حفاظت کرتے ہوئے اپنے مال کی پس وہ شہید ہے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان جمشید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۸۶ء میں بیعتوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا

آئندہ سال بیعتوں کی رفتار کو دوگنا کر دیا جائے

امراءِ کرام، مبلغینِ سلسلہ اور صدرانِ جماعت کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سالِ نو کا خصوصی پیغام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مکرم امیر صاحب / مبلغ انچارج صاحب / صدر صاحب جماعت!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

سنہ ۱۹۸۶ء اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں سے ہمارے دامن کو بھرتا ہوا ہم سے رخصت ہو رہا ہے اور نئے سال کی آمد آمد ہے۔ میری دعا ہے اور میں اپنے مولیٰ کریم پر کامل یقین رکھتا ہوں کہ وہ سنہ ۱۹۸۷ء کو احمدیت کے لئے ہمیشہ کی طرح پہلے سے بڑھ کر غیر معمولی افضال و برکات اور عظیم الشان کامرانیوں اور روحانی فتوحات کا سال بنائے گا اور جماعت ہر پہلو سے وسعت اختیار کرے گی اور قوی سے قوی تر ہوتی چلی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ کے فضل سے جماعت کی بیداری کے آثار واضح حقائق میں ڈھل گئے ہیں۔ سنہ ۱۹۸۶ء میں چندوں کے لحاظ سے بھی واضح فرق پڑا ہے جبکہ بیعتوں میں نہ صرف غیر معمولی اضافہ ہوا بلکہ تناسب کے لحاظ سے رفتار میں بھی تیزی آگئی ہے۔ اس رفتار کے تناسب کو قائم رکھنا سب سے اہم اور محنت طلب کام ہے۔ اس لئے مجالس عاملہ بیٹھ کر غور کریں۔ مبلغین سے مشورہ کریں اور مناسب پروگرام بنائیں تاکہ آئندہ سال موجودہ سال کی بیعتوں کی رفتار کو دوگنا کیا جاسکے۔ نو احمدیوں سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ اُن کی رہنمائی کریں۔ اور داعی الی اللہ بناکر اپنے رشتہ داروں اور دیگر عزیزوں کو احمدیت میں لانے کی تلقین کریں۔

جن داعیان کی کوششوں کو نوازتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس سال بیعتیں کروانے کی توفیق بخشی، انہیں آئندہ سال اپنی مساعی کو تیز تر کرنے اور بیعتوں کی تعداد کو دوگنا کرنے کے لئے کہیں اور محنت اور دعاؤں کے ساتھ اور نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ نئے سال میں داخل ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے۔ آپ کی نصرت فرمائے اور عالمگیر غلبۂ اسلام کے اس عظیم الشان روحانی جہاد میں فتوحاتِ نمایاں عطا فرمائے۔

تمام احبابِ جماعت کو میری طرف سے محبت بھرا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور نئے سال کی مبارکباد پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسّلام

خاکسار (مرزا طاہر احمد)

خلیفۃ المسیح الرّابع

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ احباب دعا کریں، اللہ تعالیٰ اسے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال، انوار و برکات نازل فرمائے اور جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہو۔ آمین۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

انشورنس کے متعلق ضروری استفسار کا جواب

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد ہے کہ جس معاہدہ میں جوئے اور قمار کی ملونی نہ ہو وہ جائز ہے۔ جوئے میں ذمہ داری نہیں ہوتی اور کاروبار ذمہ داری کے متقاضی ہیں۔ جماعت کی مجلس افتاء نے انشورنس کے معاہدات پر حضورؑ کے مذکورہ ارشاد کی روشنی میں غور کیا ہے۔ اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ انشورنس کے موجودہ قواعد و ضوابط میں جوئے کا عمل دخل نہیں ہے۔ کیونکہ معاہدہ کے فریقین برابر کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ تاہم موجودہ نظام مالیات میں دوسرے معاملات کی طرح انشورنس کے نظام میں بھی سُود اور ربا کی ملونی ہے۔ اور مالی معاملات کا یہ پہلو مجلس افتاء کے زیرِ غور ہے۔ لیکن جب تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوتا اُس وقت تک کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے کہ جائداد (گھر۔ کار۔ کاروبار وغیرہ) کا بیمہ (انشورنس) اگر کوئی کرانا چاہے تو جائز ہے۔ یہ احتیاط اسی نوعیت کی ہے جیسے حفاظتِ مال کے لئے دوسری تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ گارڈ اور محافظ مقرر کرنا۔ حفاظت کی غرض سے ہتھیار یا کُتے رکھنا۔ دوسرے حفاظتی انتظام جس طرح جائز ہیں اسی طرح اگر حالات کا تقاضا ہو یا حکومت کا قانون ہو تو انسان اگر چاہے تو جائداد وغیرہ کا بیمہ کرا سکتا ہے۔ اس کی اجازت ہے۔

زندگی کے بیمہ (لائف انشورنس) کے بارے میں یہ ہدایت ہے کہ اگر حکومت کے قانون کی وجہ سے مجبوری ہو مثلاً روزگار نہ ملتا ہو۔ کاروبار نہ کر سکتا ہو۔ ملازمت کی اجازت نہ ہو تو یہ بھی جائز ہے۔

بعض قسم کے بیمہ زندگی کے معاہدے جن میں بیمہ کمپنی نفع نقصان میں پالیسی لینے والوں کو شریک کرتی ہے وہ ایسی مذکورہ مجبوری کے بغیر بھی جائز ہیں۔ اس اصولی وضاحت کے بعد مستفسرہ غرض بیمہ زندگی (لائف انشورنس) کے بارہ میں خاکسار کا مشورہ یہ ہے کہ اس کی اجازت کے لئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھیں تو زیادہ مناسب اور بابرکت ہوگا۔

(ملک سیف الرحمٰن مفتی سلسلہ)

(بشکریہ "النور" امریکہ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۸۶ء)

خدا کی زمیں پر خدا بننے والو!

خدا کی زمیں پر خدا بننے والو! / وفاؤں کے بدلے جفا کرنے والو
تمہیں یاد ہیں شاہِ نمرود و فرعون / انہی کے ہی نقشِ قدم چلنے والو
یہ کلمہ مٹانا، یہ مسجد گرانا / کہاں کا ہے دیں حکمراں بننے والو
وطن تو دیا تھا یہ قائدؒ نے سب کو / وطن کو سپردِ مُلّاں کرنے والو
کیا نام بدنام مُلّاں نے دیں کا / انہی پہ ہی سب کچھ فدا کرنے والو
یہ مُلّائیت تم کو رُسوا کرے گی / خدارا! خدا کے بنو، سُننے والو
سکھاتا نہیں دین لڑنا جھگڑنا / اے اسلام میں تفرقہ کرنے والو
تمہارے مقدّر میں ناکامیاں ہیں / ہو ظلمت سراپا، ضیا بننے والو
ابھی وقت ہے باز آؤ کبر سے / خدا سے ڈرو تم، خدا بننے والو

سعیدؔ اِن کے حق میں دعائیں کرو تم
مرا ساتھ دو، اے دعا کرنے والو

لہ قائدِ اعظم محمد علی جناح۔

محتاجِ دعا: احمد سعید انور۔ بریڈ فورڈ (برطانیہ)

خطبہ جمعہ

صد سالہ جوبلی کی تیاری آئندہ صدی میں غلبۂ اسلام کی نئی مہم جاری کرنے کی تیاری ہے

اس لئے کمر ہمت باندھیں اور جوبلی فنڈ کے وعدوں کی وصولی کیلئے ساری دنیا میں عظیم الشان تحریک چلائیں

سب احمدی اللہ کے فضل کے ساتھ جلد از جلد اپنے وعدوں کو اس طرح پورا کریں کہ خدا کی نصرت کا ہاتھ ان کو دکھائی دے!

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۳ صلح ۱۳۶۶ ہش مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۸۷ء۔ بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ: مکرم عبد الحمید غازی صاحب۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی:۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (سورۃ توبہ ۹: ۳۲، سورۃ الصف ۱۰)

اور پھر فرمایا:۔

قرآن کریم میں متعدد جگہ

اسلام کے عالمی غلبے کی پیشگوئی

کی گئی ہے۔ اور یہ آیت جو ابھی میں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی پیشگوئی کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبے کے طور پر ظاہر فرمایا گیا ہے۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۔۔۔۔ یہاں ضمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیری گئی ہے۔ اور دین کی طرف بھی پھیری گئی ہے۔ عموماً اس آیت کا ترجمہ آپ کو تراجم میں یہی ملیگا کہ وہی خدا ہے جس نے اس رسول یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ دین حق کا غلبہ تمام دیگر ادیان پر فرمائے۔ لیکن یہ قرآن کریم کا ایک عجیب اسلوب ہے کہ جہاں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے ساتھ کتاب یا دین کا ذکر ملتا ہے وہاں ضمیر کو اس طرح کھلا چھوڑ دیا گیا کہ دونوں طرف ضمیر لگتی ہے۔ اور قرآن کریم کی دوسری آیات اس بات کو تقویت دیتی ہیں کہ ضمیر کا دونوں طرف پھیرنا جائز ہے بلکہ مفہوم میں داخل ہے۔ پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں اور کامل یقین رکھتا ہوں کہ یہاں جس غلبے کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے وہ صرف دین کا غلبہ نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دین بے رسول کے، بے حقیقت اور بے معنی چیز ہے۔ وہی دین آج بھی ہے لیکن رسول نہ ہونے کی وجہ سے اس کی مختلف شکلیں بنادی گئیں۔ مختلف جہتوں سے اس کو دیکھا گیا اور ہر جہت سے وہ مختلف نظر آنے لگا۔ وہ ظاہر موجود ہے لیکن اس کی روح اٹھ گئی۔ اس لئے

دین کے ساتھ رسول کا ایک بہت ہی گہرا تعلق ہوتا ہے

اور رسالت کے بغیر حقیقی دین دنیا میں نافذ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جب دین بگڑے تبھی رسالت کے اعادہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ پس جب ہم کہتے ہیں کہ اس آیت میں اسلام کے غلبے کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے تو مراد محض 'اسلام' نام کے غلبے سے نہیں بلکہ اس اسلام کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے جس کے مظہر اتم اور مظہر کامل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کے غلبے کے بغیر محض دین کا غلبہ کوئی بھی حقیقت اور کوئی بھی معنی نہیں رکھتا۔ پس اسلام کا غلبہ اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ ہے یعنی آپ کی سنت کا غلبہ ہے۔ اس دین کا غلبہ ہے جیسے آپ نے سمجھا۔ جیسے آپ نے نافذ فرمایا تو پھر اس غلبے کی قیمت خدا کی نظر میں ہے۔ ورنہ اس غلبہ کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔

جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے

اور سچا ہے کہ اس عظیم الشان غلبے کی جو پیشگوئی فرمائی گئی ہے اس کے لئے ہم غلامان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چنا گیا ہے۔ کہ ہم اس غلبے کو دنیا میں جاری کر کے دکھائیں گے اور اپنی زندگی کے وجود کا ہر حصہ اس غلبے کی راہ میں لٹا دیں گے۔ اس غلبے کی خاطر اپنی ساری طاقتیں صرف کریں گے۔ اور جہاں تک ہم سے ممکن ہوگا انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اس غلبے کے دن نزدیک تر لانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اس پہلو سے ہماری غلبۂ اسلام کی تیاری کی پہلی صدی تقریباً دو سال تک مکمل ہونے والی

ہے۔ اور بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس تیاری کے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعض بہت ہی خوبصورت اصطلاحوں کا اضافہ کیا۔ ان میں سے ایک اصطلاح یہ تھی کہ پہلی صدی احمدیت کی

غلبۂ اسلام کی تیاری کی صدی

ہے۔ اور اس سے بعد میں آنیوالی صدی انشاء اللہ تعالیٰ غلبے کی صدی ہوگی۔ اور پھر آخری صدی، اس غلبے کی تکمیل کی صدی ہوگی۔ اس پہلو سے جب ہم دیکھتے ہیں ان باقی دو سالوں میں ہمارے لئے تیاری کے کام اتنے پڑے ہوئے ہیں کہ وہ ہوش اڑانے والے ہیں۔ اتنا کام باقی ہے تیاری کا کہ جب اس پر نظر پڑتی ہے ہر جہت سے، تو اس وقت انسان کا وجود سکڑتے سکڑتے ایک ذرہ بے محض رہ جاتا ہے جس کی طاقت میں کچھ بھی نہ ہو۔ کیونکہ جب کام زیادہ ہوں تو اس کی نسبت سے اپنا وجود چھوٹا دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور زیادہ کام ہوں تو اپنا وجود اور چھوٹا دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ جب میں کاموں پر غور کرتا ہوں تو ساری جماعت احمدیہ جو اس وقت کل عالم میں پھیلی پڑی ہے وہ سمٹتے سمٹتے میرے وجود سمیت ایک نقطہ لاشئے دکھائی دیتی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کے براہ راست تسلط اور تقدیر کے بغیر دنیا میں وہ کام کرنے کی توفیق نہیں مل سکتی جس کا ارادہ لیکر ہم اٹھے ہیں۔ اس پہلو سے جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمارا وجود لاشئے تک پہنچ کر نظر سے غائب ہونے لگتا ہے۔ اور جب ایک اور پہلو سے دیکھتے ہیں تو اسی وجود کا کل عالم پر محیط ہو جانا

ایک تقدیر مبرم

دکھائی دیتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جس ذرۂ لاشئے کو چن لیتا ہے کہ وہ غالب آئے اور وہ پھیلے تو اس کا کل عالم پر محیط ہونا ایک ایسی تقدیر ہے جو دنیا کی کسی قوت میں، طاقت نہیں ہے کہ اسے بدل سکے۔ جو اس کی راہ میں روک ڈال سکے۔

پس جہاں یہ غور ہمیں انکسار سکھاتا ہے وہاں اس انکسار کو مزید غور ایک عظیم اور نئی طاقت بھی بخشتا ہے۔ اور وہ طاقت ہمارے وجود کی طاقت نہیں بلکہ خدا کے وجود کی طاقت ہے۔ اور اسی میں ہماری ساری ترقی کا راز ہے۔ اس توازن میں ہی وہ ہماری زندگی کا فلسفہ اور ہمارے غلبے کا فلسفہ ہے۔ جب تک احمدی اپنے وجود کو انکسار کی حالت میں دیکھتے ہوئے لاشئے سمجھنے لگیں اس خلا کو جو اس کے وجود کے غائب ہونے سے پیدا ہوا ہے، اسے خدا کی طاقت سے نہ بھر لیں اس وقت تک

وہ غلبہ جو ہمارے ذریعے مقدر ہے

وہ منصۂ شہود پہ ابھر نہیں سکتا۔ وہ خواب کی دنیا میں رہے گا۔ وہ حقیقت نہیں بن سکتا۔ انفرادی طور پر بھی یہ ضروری ہے اور اجتماعی کوششوں میں بھی یہ ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں سچی دعا پیدا ہوتی ہے۔ جب ایک انسان اپنے آپ کو لاشئے سمجھتا ہے اور جس مقصد کی خاطر اس نے کام کرنا ہے وہ سارا خدا کا مقصد ہے تو خدا اس کے وجود کو اپنے وجود سے بھرتا ہے۔ اس کے سب ارادوں میں خدا داخل ہونے لگ جاتا ہے۔ اس کی ہر کوشش میں خدا شامل ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس انکساری کے نتیجے میں دعا پیدا ہوتی ہے اور دعا بھی ایسی کہ جس میں سب کچھ خدا پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اگر انسان اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہو مثلاً کچھ لوگ موٹر کو دھکا لگا رہے ہیں، وہ نکل نہیں رہی تو وہ سمجھتے تو یہی ہیں کہ تھوڑے سے زور کی اور ضرورت ہے۔ ایک مسافر، ایک راہ گیر اگر وہ شامل ہو جائے تو وہ تھوڑا سا زور زائد مل جائے گا۔ تو وہ مطالبہ وہی کرے گا جس زور کی اس کو ضرورت ہے۔ ایک ہاتھ کی طاقت چاہیئے تو ایک ہاتھ کو بلائے گا۔ دو ہاتھوں کی طاقت چاہیئے تو دو ہاتھوں کو بلائے گا۔ لیکن اگر ایک وجود ایسا ہو جو

اپنے آپ کو کُلّیۃً لاشیئ اور بے طاقت سمجھتا ہو اُس کی دُعا سب کے لئے ہو گی ۔ اُس کی اِلتجا یہ ہوگی کہ مجھے ساری طاقت دو ۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے ۔

تو طاقت میں جو قوت اور عظمت پیدا ہوتی ہے وہ

انکسارِ کامل

سے پیدا ہوتی ہے ۔ اس لئے غلبۂ اسلام کی صدی کی تیاری کے لئے میرا سب سے پہلا پیغام یہ ہے کہ ان معنوں میں اپنے اندر انکسار پیدا کریں اور ان معنوں میں اپنی دُعاؤں کا معیار اُونچا کرتے چلے جائیں ۔ اور دُعاؤں کا دائرہ وسیع کرتے چلے جائیں ۔ اپنے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ سے کامل عرفان کے ساتھ یہ بات عرض کرتے رہیں کہ ہم حقیقت میں کچھ بھی نہیں ۔ اور سب کچھ تجھے دینا ہوگا ۔ ہر توفیق تجھ سے ہم نے لینی ہے ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے مفہوم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ دُعا کریں جو ایک معراج کی دُعا ہے ۔ اور اس دُعا کو لازم بنالیں ۔ جو گزشتہ ہم سے کوتاہیاں ہوتی رہی ہیں اور جو آئندہ ہو سکتی ہیں ان سب کے لئے استغفار کی بھی ساتھ ضرورت ہے ۔ اس پہلو سے جب ہم مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیتے ہیں تو بہت ہی وسیع کام ہے جس کی یاد دہانی کی جماعت کو ضرورت پڑتی ہے ۔ اور ایک خطبے میں وہ ساری یاد دہانی نہیں ہو سکتی ۔ آج کے لئے میں نے ایک دو باتیں چُنی ہیں ۔ جن میں سے اوّل بات اُس وعدے کی یاد دہانی ہے جو آپ نے سوسالہ جلسہ سالانہ یا

سوسالہ جشن

منانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وساطت سے اپنے مولا کے حضور پیش کیا تھا ۔ بظاہر تو آپ خلفاء کے سامنے وعدے پیش کرتے ہیں مگر حقیقت میں تو اللہ سے وعدہ ہے ۔ خلیفہ کی ذات تو اُس وعدے کے درمیان میں محض ایک وسیلے کا رنگ رکھتی ہے ۔ جہاں مرکزی نکتہ اختیار کر جاتے ہیں جماعت کے وعدے اور ایک اجتماعیت کی شکل میں پھر خدا کے حضور پیش ہوتے ہیں ۔ ورنہ ہر وعدہ ہمارا خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا ہو، براہِ راست اللہ کے حضور پیش ہو رہا ہوتا ہے ۔ اس پہلو سے اس وعدے کی یاد دہانی کرانے کی ضرورت پیش آتی ہے کیونکہ جیسا کہ میں مختصراً بیان کروں گا، جو کام شروع کئے جا چکے ہیں

بہت ہی وسیع کام ہیں

اور اب تک اُن کے اُوپر جو خرچ ہو چکا ہے اُس کے بعد مزید جو اخراجات کی ضرورت ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے ۔ اور جب سالِ جوبلی منانے کا آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ تو ساری دُنیا میں کم سے کم ایک سو ممالک میں جماعت ایک عظیم الشان عالمگیر جشن منا رہی ہوگی ۔ اس جشن کے لئے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس سال میں کتنے اخراجات کی ضرورت ہوگی ۔ اور جس رنگ میں، اسلامی رنگ میں ہم نے اس جشن کو منانا ہے اس کے لئے بہت سی تیاریاں ابھی سے شروع ہیں ۔ جن پر اخراجات اُٹھ رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ وہ مطالبے زیادہ ہونے والے ہیں ۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ کو اب صد سالہ جوبلی کی طرف خصوصی توجہ دینے کی طرف یاد دہانی کرائی جائے ۔

جہاں تک بیرونِ پاکستان کے وعدہ جات کا تعلق ہے لیکن اس سے پہلے میں پاکستان کے وعدوں کا ذکر کروں، عام طور پر ہمیشہ سے یہی ترتیب چلی آئی ہے ۔ پہلے

پاکستان کے وعدوں کا ذکر

ہوتا ہے پھر بیرونِ پاکستان ۔ پاکستان کی طرف سے کُل وعدہ ۔/۵،۰۴،۷۹،۸۷۰ روپے کا تھا ۔ اس میں سے اب تک گزشتہ بارہ سال میں، کوئی ۱۴ سال کے اُوپر یہ وعدہ پھیلا ہُوا تھا یا ۱۴ سال کے اندر یہ وعدہ کیا جانا تھا یعنی اس وعدے کو پورا کرنا تھا ۔ تو اس اگر تدریجی نسبت کے ساتھ وعدوں کی ادائیگی ہوتی تو بہت معمولی رقم باقی رہ جاتی ۔ مگر اب تک ۔/۲،۸۴،۲۹،۸۸۶ روپے کی رقم پاکستان سے موصول ہوئی ہے ۔ گویا کہ وعدہ ٪ ۵۶،۲۳ فیصد وصول ہُوا ۔ اور سال صرف دو باقی ہیں ۔ بلکہ واقعتہً اگر دیکھا جائے تو سال دو نہیں بلکہ ایک باقی ہے ۔ کیونکہ اس سال وعدہ اگر پُوری طرح نہ لئے تو اگلے سال پھر تاخیر ہو چکی ہوگی اور جس سال جشن منایا جا رہا ہوگا اُس سال یہ تو نہیں کیا جا سکتا کہ ساتھ اخراجات ہو رہے ہوں، ساتھ فکر کی جا رہی ہو کہ فلاں نے وعدہ پُورا کیا ہے یا نہیں کیا ۔ اس سے پہلے پہلے کُلّیۃً وعدے موصول ہو جانے چاہئیں ۔ اس سال کو اگر ہم مطمحِ نظر بنائیں کہ اس سال کے آخر تک اپنا وعدہ پُورا کر لیں گے تو کچھ جیسا کہ عموماً دستور ہے کچھ حصّہ جماعت کا مجبوراً پیچھے بھی رہ جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ اگلے سال کے شروع کے چند مہینوں میں اپنے وعدوں کے ایفاء سے فارغ ہو جائے ۔ لیکن اگر اگلے سال کو بنایا گیا مطمحِ نظر کہ اگلے سال وعدے پُورے کئے جائیں تو پھر مجھے خطرہ ہے کہ بہت ہی زیادہ تاخیر ہو جائے گی ۔

جہاں تک بیرونِ پاکستان کا تعلق ہے

وعدہ ۔/۳۷،۱۴،۵۸۵ ڈالرز کا تھا ۔ یعنی جو بھی رقم تھی مختلف وقتوں میں مختلف جگہوں میں، اُن کو ہم نے ایک کرنسی میں اکٹھا کر کے آپ کے سامنے رکھا ہے تاکہ آسانی ہو جائے ۔ ورنہ پھر بکھرے وعدوں کو جو مختلف کرنسیوں (CURRENCIES) میں ہوں، اُن کو ایک جگہ جمع کیا ہی نہیں جا سکتا ۔ تو اگر ہم فرض کریں کہ سب وعدے ڈالرز (U.S. DOLLARS) میں تھے تو ۔/۳۷،۱۴،۵۸۵ U.S $ کا وعدہ تھا ۔ اس میں سے اب تک وصولی ۔/۱۹،۲۳،۱۸۹ ہو چکی ہے ۔ یعنی پاکستان کے مقابل پر یہ کم ہے ۔ یعنی ٪ ۵۱،۷۷ فیصدی وصولی ہے ۔ اس میں، اس وصولی میں میرا خیال ہے کہ ایک رقم داخل نہیں کی گئی ۔ اگر وہ داخل کر لی جائے تو یہ وصولی بھی کم و بیش پاکستان کی وصولی کے برابر ہو جاتی ہے ۔ یعنی نسبت کے لحاظ سے ۔ اور اب ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کون پیچھے رہ گیا ۔ اور کون آگے بڑھ گیا ۔

جہاں تک جماعت برطانیہ کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ

جماعتِ برطانیہ

سب دُنیا کی جماعتوں میں نسبتی یا تناسب کی قربانی کے لحاظ سے آگے ہے ۔ یعنی کُل وعدہ ۔/۳۷،۱۴،۵۸۵ ڈالرز میں سے ۔/۱۰،۰۰،۰۰۰ لاکھ کا وعدہ صرف جماعت برطانیہ کا تھا ۔ دس لاکھ پاؤنڈز کا جس کا مطلب یہ ہے کہ ڈالرز کے لحاظ سے ایک اور تین کی نسبت بن جائے گی ۔ یعنی بیرونِ پاکستان ساری دُنیا نے جو مالی قربانی پیش کی، صد سالہ جوبلی میں، اس میں انگلستان کی جماعت کا حصہ ٪ ۳۳ فیصدی سے بھی کچھ زائد بنتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی زیادہ، بڑی عظیم سعادت ہے ایک، جو تاریخی سعادت جماعتِ انگلستان کو نصیب ہوئی ہے ۔ لیکن اس سعادت میں سب سے زیادہ حصہ پانے والا شخص

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضؓ مرحوم و مغفور

تھے ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ساری جماعتِ انگلستان کا وعدہ ۔/۵،۷۵،۰۰۰ پاؤنڈز تھا ۔ اور صرف چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا وعدہ ۔/۴،۲۵،۰۰۰ کا تھا اور اس طرح یہ دس لاکھ کا وعدہ بنا ۔ ساری جماعتِ انگلستان نے اپنے وعدے میں سے اب تک صرف ٪ ۵۰،۵ فیصد وصولی پیش کی ہے اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اکیلے سو فیصد وصولی پیش کر دی ہے ۔ یعنی وعدہ کو سو فیصد ادا فرما دیا ۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عجیب معجزانہ رنگ میں ظہور ہُوا، جس سے پتہ چلتا ہے کہ مالی قربانی پیش کرنے والے کے اخلاص کا بہت گہرا تعلق ہے اُس توفیق سے جو اُسے ادائیگی کی شکل میں ملتی ہے ۔ جتنا زیادہ خالص ہو انسان کا ارادہ، یعنی خدا کے حضور ایک چیز پیش کرنے کی تمنا، جتنی زیادہ تقویٰ پر مبنی ہو، اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی مدد اُس وعدے کو پُورا کرنے میں حاصل ہوتی ہے ۔ چوہدری صاحبؓ کا وعدہ ۔/۴،۲۵،۰۰۰ کا تھا ۔ لیکن بیماری تک کیفیت یہ تھی کہ اس میں سے ۲½ لاکھ سے زائد رقم قابلِ ادا تھی ۔ اور جو ذرائع تھے وہ سارے ختم ہو چکے تھے ۔ تقریباً ۔ کیونکہ بہت بڑی رقم چوہدری صاحبؓ کی انگلستان ہی کی ایک فرم ہضم کر چکی تھی ۔ اور اس کے ملنے کی کوئی اُمید باقی نہیں رہی تھی ۔ چنانچہ جب مجھے معلوم ہُوا، میں پہلے بھی یہ واقعہ بیان کر چکا ہوں،

بڑا دلچسپ واقعہ

ہے ۔ تو ایک خواب کی بناء پر میرے دل میں یہ اُمید پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ایفائے عہد کی صورت پُوری کرے گا ۔ پاکستان میں ایک موقعے پر یعنی غالباً فروری ۱۹۸۴ء کی بات ہے جب میں کراچی میں تھا تو چوہدری صاحبؓ کی علالت کی بہت ہی خطرناک اطلاع ملی کہ بظاہر ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ اب کوئی بچنے کی صورت باقی نہیں رہی ۔ اور خاص طور پر دُعا کی جائے ۔

"کسل اور سردمہری اور بدظنی سے کبھی دین کو فائدہ نہیں پہنچتا۔"

(فتح اسلام ص۴۵)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۲ بی رابندرا سرانی ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون: 27-0441

گرام: "GLOBEXPORT"

میں مجلس سوال و جواب میں بیٹھا ہوا تھا کہ رقعہ ملا۔ غالباً چوہدری حمید صاحب کا پیغام تھا بڑی سخت پریشانی کا کہ یہ مشکل ہے اور فوری طور پر مجھے مطلع کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے مطلع کیا۔ اس رات خاص طور پر چوہدری صاحب کے لئے دُعا کی توفیق ملی اور اس وعدے کو مدّ نظر رکھتے ہوئے خاص طور پر میں نے دُعا کی کہ اُن کو سُرخرو فرما اور زندگی بھی بخش اور ایفائے عہد کی بھی توفیق بخش۔ کیونکہ ساری عمر چوہدری صاحب پر یہ داغ کوئی نہیں لگا سکتا۔ کہ وعدہ کیا ہو اور پورا نہ کیا ہو۔ لین دین کے معاملے میں انتہائی صاف کردار، بالکل بے داغ اور عظیم الشان نمونے کا کردار تھا۔ تو جس کا بندوں سے یہ معاملہ ہو، خدا سے لین دین کے معاملے میں آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کا کیا حال ہوگا۔ اور مجھے پتہ تھا کہ یہ فکر تھی جو اُن کو لاحق تھی۔ چنانچہ

اُس رات اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خوشخبری دکھائی

گویا ایک خط ہے جو میں پڑھ رہا ہوں۔ اُس میں ایک فقرہ ہے عربی میں جس کا مفہوم یہ تھا کہ "اللہ اُسے زندہ کرے گا۔ یا ہم اُسے زندہ کریں گے اور حییا کریں گے۔" اب یہ عجیب بات ہے کہ خواب میں بھی میرے ذہن میں یہ بات واضح ہے کہ "حیی" کا لفظ جو زندگی سے تعلق رکھتا ہے وہ "ح" حلوے والی جس کو کہتے ہیں اُس "ح" سے ہے اور جو حییا کرنا ہے وہ "ھ" دو چشمی والی "ھ" ہے۔ لیکن خواب میں جب میں وہ خط کی عبارت پڑھتا ہوں گویا خدا کا خط ہے اُس میں خوشخبری دی گئی ہے، وہ پڑھ رہا ہوں اُس "ح" سے جس کو اُردو میں بڑی "ح" بھی کہتے ہیں اور ترجمہ اُس کا ساتھ یہ بھی کر رہا ہوں کہ ہم اُسے زندگی بخشیں گے اور حییا کریں گے۔ تو بعد میں جب میں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ "حیی" کے معنوں میں بہت وسعت ہے جیسا کہ میں نے گزشتہ درس کے دوران بیان کیا تھا۔ اُس میں "حییا" کرنے کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ وسعت عطا کرنے کے معنے بھی پائے جاتے ہیں۔

بہرحال "حیی" کے لفظ میں خدا تعالیٰ نے مجھے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بچائے گا اس خطرناک حالت سے۔ اور وہ جو فکر لگی ہوئی ہے کہ اُن کا وعدہ پورا ہو وہ بھی دور فرما دے گا۔ چنانچہ

میں نے فون کے ذریعہ اطلاع کرائی

لاہور۔ کہ فکر نہ کریں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچ جائیں گے۔ چنانچہ بچ گئے۔ اور یہاں آ کر مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ اس معاملے کی پیروی کروں اور جسے تمام واقف کار لوگ بظاہر کھوئی ہوئی رقم قرار دے چکے تھے کہ واپس آ ہی نہیں سکتی۔ وکلاء بھی اور باقی امور کے واقف لوگ، کہ کوئی دباؤ نہیں ہے اس شخص پر بیچارا، سب کچھ اپنے ہاتھ سے چوہدری صاحب رضی لکھ کر اُس کے سپرد اس طرح کر بیٹھے ہیں کہ کوئی دنیا کی قانونی طاقت اُس سے نکلوا نہیں سکتی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے چونکہ یہ خوشخبری تھی میں نے کہا کہ نہیں۔ کوشش کرتے رہو۔ گزشتہ ایک موقعہ پر میں نے بتایا کہ مجھے یاد یہ تھا کہ چوہدری صاحب رضی کا وعدہ جو باقی ہے دو لاکھ اسّی ہزار ہے۔ اور یہی میرے ذہن میں تھا اور میں نے جماعت کو خوشخبری دی کہ الحمدللہ کہ اُس عزم سے جو مکان بیچ دیا تھا اُس کے بدلے میں وہ دو لاکھ کا تھا۔

اُس وقت تک وہ مکان نہیں بِکا

جب تک دو لاکھ اسّی ہزار کا نہ ہوگیا۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ دو لاکھ اسّی کا وعدہ نہیں تھا، دو لاکھ ساٹھ ہزار کا تھا۔ تو میں تو جماعت کو بتا چکا تھا کہ اس میں اعجازی نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعینہٖ اتنی رقم مہیا فرمائی جتنی ضرورت تھی۔ اُس وقت مجھے تعجب ہوا کہ پھر بیس (ہزار) کا فرق کیسے پڑا؟ چند دن کے بعد اللہ تعالیٰ نے سمجھا دیا کہ فرق نہیں پڑا۔ کیونکہ اس کے چند دن کے بعد وکلاء کی طرف سے چٹھی آئی کہ ہماری بیس ہزار (پاؤنڈز) فیس دے دی جائے۔ پانچ ہزار پہلے ادا ہو چکی تھی پندرہ ہزار بعد میں یا اس کے لگ بھگ

رقم۔ جو فیس اور واجب الادا چندہ ملا کے، بعینہٖ وہی رقم بنتی تھی جو ادا کرنی تھی۔

بڑے نشان ہیں ان باتوں میں خدا کی طرف سے جماعت کے لئے حوصلہ افزائی ہے

کہ دیکھو خدا کس طرح اپنی جماعت کے ایک ایک بندے کے دل پر نظر رکھتا ہے۔ اجتماعی طور پر اس جماعت کی کیا قیمت ہوگی خدا کے نزدیک، اندازہ تو کریں۔ بلکہ اندازہ نہیں کر سکتے۔ آپ کے لئے خوشخبری یہ بھی ہے کہ آپ اگر اپنے خلوص کے معیار کو بڑھائیں تو ان فکروں سے خدا آپ کو نجات بخشے گا کہ کس طرح ادائیگی ہوتی ہے۔ اس لئے اگر پہلے وہ معیار نہیں بھی تھا تو اب یہ معیار لیکر دوبارہ نئے ارادے سے خدا کے حضور اپنے وعدوں کی تجدید کریں کہ اے خدا جو ہم سے غفلت ہوئی سابقہ، اب تک ہم نے جن وعدوں کی ادائیگی سے کوتاہی کی ہے یا غفلت کی ہے، کوئی اہمیت نہیں دی۔ تو ہمیں اس کی معافی عطا فرما اور آئندہ ہمیں توفیق بخش کہ ہم تیری رضا کے مطابق اس وعدے کو اس سال کے اندر اندر ادا کر دیں۔ غیب سے خدا سامان پیدا فرماتا ہے اور

غیب پر ایمان لانے کی تعلیم

سورۃ بقرہ کی مشہور آیت میں ہے۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ آغاز ہی میں ہے۔ جہاں اس غیب کا بہت وسیع مفہوم ہے۔ ایک یہ بھی ہے کہ مومن اس لئے غیب پر ایمان لاتے ہیں کہ اُن کے سامنے غیب حقیقت بنتا رہتا ہے ہمیشہ۔ جو غیروں کے لئے غیب رہتا ہے۔ یعنی جو سامان نہیں مہیا ہو سکتے۔ مومن اس لئے ایمان لاتے ہیں کہ خدا اُس غیب کو حاضر میں تبدیل فرماتا رہتا ہے اُن کے لئے۔ اور وہ کامل ایمان رکھتے ہیں کہ مستقبل میں بھی خدا کے وعدے اسی طرح غیب سے حاضر میں تبدیل ہوتے رہیں گے۔ جو چیز دُنیا کو نظر نہیں آ رہی، وہ مومن کی یقین اور ایمان کی آنکھ دیکھ رہی ہوتی ہے کہ یہ ادراک ہوگی۔ اس یقین کے ساتھ جب آپ دُعا بھی کریں گے اور اپنے ارادوں میں ایک تجدید پیدا کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے وعدے ضرور پورے ہوں گے۔

صد سالہ جوبلی کے سیکرٹری کی طرف سے بڑی پریشانی کی رپورٹیں ملتی رہی ہیں کہ دیر ہو رہی ہے اور جو سیکرٹریان ہیں مختلف جماعتوں میں، وہ بھی پریشانی کی اطلاعیں دے رہے ہیں لیکن

مجھے تو کامل یقین ہے

کہ جو خدا یہ نمونے دکھا چکا ہے اُس سے بدظنی کا تو کوئی حق ہی نہیں بنتا بلکہ گناہ کبیرہ ہے بدظنی۔ اپنے نفس پر بھی حسن ظنی کریں اور خدا پر تو حسن ظن مومن کا ہوتا ہی ہے اور بظاہر جو بات مشکل دکھائی دیتی ہے، ارادہ کریں کہ ہم نے اس کو پورا کر کے دکھانا ہے۔

تو اس طرح اگر اس سال کے آخر تک بقیہ رقمیں پوری ہو جائیں تو امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ پھر باقی جو کام ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے خود بخود چلتے رہیں گے۔ چونکہ فکریں کام کے معاملے میں اتنی زیادہ ہیں کہ وصولی تو اعجاز نہیں ہونی چاہیئے کہ یہ بھی فکریں کے ساتھ ساتھ انسان کو پریشان کر رہی ہے جو کام ہونے والے ہیں وہ ہی بہت زیادہ ہیں۔ اتنا وقت ہی نہیں ملتا تو جہ دینے کا کہ اب یہ بھی فکر کریں کہ وصولی کہاں سے ہوگی۔ اس لئے جماعت کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اسی ضمن میں

ایک اور ضروری بات

بھی بتانے والی ہے کہ ہر قسم کے لوگ اپنے کاموں میں، اپنے کاموں کو پورا کرکے دکھانے کے لئے مختلف چالاکیاں کرتے رہتے ہیں۔ اُن کو ہم بد دیانتیاں نہیں کہہ سکتے۔ ہوشیاریاں ہیں۔ اور بعض جماعتوں کے سیکرٹری بھی یہ ہوشیاریاں کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً وعدہ اگر دس لاکھ ہے تو جن لوگوں نے دس لاکھ کا وعدہ کیا تھا، انہوں نے اگر ساٹھ لاکھ ہی ادا کیا ہو اور اس

عرصے میں تین لاکھ کا وعدہ کرنے والے اور پورا کرنے والے مزید پیدا ہو چکے ہوں، تو واقعۃً اُن کو یہ بتانا چاہیئے کہ ہمارا دس لاکھ کا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ سات لاکھ اس میں سے ادا شدہ ہے، بقیہ ہمارے ذمے ہے اور تین لاکھ اللہ تعالیٰ نے زائد عطا فرمایا ہے۔ لیکن وہ چالاکی یہ کرتے ہیں کہ جب دس لاکھ کی رقم پوری ہوئی کہہ دیا کہ وعدہ پورا ہو گیا۔ حالانکہ نہیں ہوا وعدہ اُن لوگوں کا ہے جنہوں نے کیا تھا۔ اس کے مجموعے کا نام ہے وہ وعدہ جو پہلے آیا ہے۔ بعد میں خدا تعالیٰ دو طریقوں سے اس وعدے کو بڑھاتا رہتا ہے اور وہ بڑھائے ہوئے وعدے سیکرٹری جان کے شمار نہیں کرتے تاکہ مشکل نہ پڑ جائے بعد میں۔ اس لئے بظاہر وعدے پورے ہو رہے ہوتے ہیں لیکن عملاً نہیں ہو رہے ہوتے۔

ہر جگہ لوگوں کو یہی عادت ہے

نہیں پتہ ہے زمیندارے کا کہ وہاں، مثال کے طور پر اگر سو ایکڑ فصل کاشت ہوئی ہے اور بجٹ میں آسکی تھی کہ اسی ایکڑ کاشت ہو گی تو مینیجر صاحبان حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ بقیہ بیس کا پتہ نہ چلے تاکہ وہ جو ایوریج (AVERAGE) اوسط پیداوار انہوں نے بتائی ہے کہ ہم نے کرنی ہے اس دفعہ، وہ پوری ہو جائے۔ یعنی اگر دس من فی ایکڑ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہم دکھائیں گے۔ فی ایکڑ دس من پیداوار کریں گے تو اسی ایکڑ پر دس من۔ فی ایکڑ پیداوار کے نتیجے میں آٹھ سو من پیدا ہو گی۔ لیکن اگر بیس ایکڑ بڑھا دیئے گئے تو آٹھ سو نہیں بلکہ ہزار من ہونی چاہیئے۔ لیکن چونکہ ہزار من پیدا نہیں ہوتی سو ایکڑ میں سے۔ کم پیدا ہوتی ہے آٹھ من فی ایکڑ پیدا ہو جاتی ہے مثلاً، تو کل مقدار برداشت کی خواہ وہ گندم ہو، خواہ وہ کپاس ہو۔ آٹھ سو من بن جائے گی۔ آٹھ من فی ایکڑ کے حساب سے سو ایکڑ لگا ہوا ہو تو آٹھ سو من بن جاتی ہے۔ اور اگر مالک کو یہ پتہ نہ ہو کہ ۸۰ ایکڑ نہیں بلکہ سو ایکڑ کاشت کی گئی تھی تو یہی سمجھے گا اور بہت خوش ہو گا کہ مینیجر صاحب نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اور دس من فی ایکڑ کی کاشت پوری کر کے دکھا دی۔ بعض دفعہ اُن کی چالاکی کام آ جاتی ہے بعض دفعہ نہیں آتی۔ مگر

آپ کی چالاکی کام نہیں آئی

اگر آپ کریں گے۔ کیونکہ مالک میں نہیں ہوں، مالک اللہ ہے۔ اُس کو پتہ ہے کہ کتنی ایکڑ کاشت ہوئی ہے اور اس کو پتہ ہے کہ اوسط کیا نکل رہی ہے۔ اس لئے خدا سے جو چالاکی کرنے والا ہے اگر وہ شرارت سے کرتا ہے تو اُس کو پتہ ہے کہ اوسط کیا نکل رہی ہے۔ اس لئے خدا سے جو چالاکی کرنے والا ہے اگر وہ شرارت سے کرتا ہے تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔ بے وقوفوں کو پتہ ہی نہیں کہ خدا سے چالاکیاں ہو نہیں سکتیں۔ اور اگر وہ مومن ہے تو ایسے سخت لفظ میں اللہ نہیں فرماتا لیکن تقدیر اس پر ہنستی اور مسکراتی ضرور ہو گی۔ کہ کس کو غلط خبریں دے رہا ہے۔ جس کو پیش کر رہا ہے وہ خلیفہ تو نہیں ہے وہ تو خدا ہے اور خدا سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔ اس لئے یہ چالاکیاں ہیں ہی بیکار، بے معنی ہیں۔ اگر اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کوشش کریں گے تو لازماً

کُل وعدے سے زیادہ رقم آنی چاہیئے

اور ضرورت بھی زیادہ کی ہے۔ اس لئے اگر جماعت انگلستان کا وعدہ دس لاکھ کا تھا جس میں سے تقریباً نصف چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ پورا فرما بھی چکے ہیں تو بقیہ آپ کی جماعت میں ایسے نوجوان ہیں جو بعد میں آ کر برسرِ روزگار ہوئے ہیں نئی نسلیں گزشتہ بارہ سال میں، نئی نسلوں میں سے بہت سے نوجوان ہیں جو اس تحریک کے آغاز کے بعد برسرِ روزگار ہوئے اور غلطی سے وہ اس وعدے میں شامل نہیں ہو سکے۔ لاعلمی کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔ بہت سے ایسے ہیں جو پہلے اخلاص کے معیار میں کمزور تھے اور اب خدا کے فضل سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں، سابقہ اخلاص کی کمزوری کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔

بہت سے نئے احمدی ہوئے ہیں۔ اور اُن کو مالی قربانی میں فوراً شامل کرنا اُن کی زندگی کے لئے اُن کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ اُن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے اُن کو بتانا چاہیئے کہ

یہ عظیم الشان تحریک

جو سو سالہ جشن سے تعلق رکھتی ہے اور گزشتہ سو سال کی تاریخ میں آپ کی قربانی شامل ہو جائے گی۔ احمدیت کے آغاز کے پہلے دن سے لے کر اس جشن کے سال تک خدا تعالیٰ آپ کی قربانی کو سارے سالوں پر پھیلا دے گا۔ کیونکہ آپ کی نیت بیک ڈیٹڈ (BACK DATED) قربانی کی بھی ہے۔ ماضی سے تعلق رکھنے والی قربانی بھی ہے۔ اتنی عظیم الشان قربانی کا وقت ہو اور آپ ان بے چاروں کو محروم رکھیں جو نئے خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ تو یہ بھی ناجائز بات ہے، یہ ظلم ہے ان لوگوں پر۔ اس لحاظ سے جو ہم دیکھیں تو وعدہ بڑھانے والی بہت سی شکلیں دکھائی دیتی ہیں اس کے مقابل پر ایک وعدہ کم ہونے والی شکل بھی ہے۔ بعض لوگ اس چودہ سال کے عرصے میں وعدہ کر کے فوت ہو گئے اور ابھی وہ وعدہ پورا نہیں کر سکے تھے۔ یا جماعتیں چھوڑ کر کسی اور جماعت میں چلے گئے۔ ان دو شکلوں پر اگر غور کیا جائے تو جو لوگ فوت ہو چکے ہیں اُن سے بہت زیادہ یہ نئے آنے والے ہیں۔ لیکن

جو فوت ہو چکے ہیں

اُن سے بھی وصول کرنا چاہیئے اس رنگ میں کہ ان کی اولاد کو توجہ دلائی جائے اور بالعموم احمدیوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ جب اولاد کو بتایا جائے کہ آپ کے والدین ایک نیک ارادہ لے کر اُٹھے تھے وہ وفات پا گئے اور توفیق نہیں پا سکے کہ اُس وعدے کو پورا کریں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں جو والدین سے تعلق ہے بچوں کو اور اطاعت اور محبت کا جذبہ پایا جاتا ہے اور ویسے نیکی کی روح پائی جاتی ہے اکثر صورتوں میں آپ دیکھیں گے کہ وہ وعدے پورے ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کے وعدہ پورے کرنے کے سلسلے میں بھی، اولاد نے بڑا تعاون کیا۔ تفصیل یہاں بتانے کا موقع نہیں۔ لیکن پوری اطاعت کی روح دکھائی ہے اور پورا جذبہ دکھایا ہے کہ جس طرح بھی ہو یہ وعدہ بہر حال پورا ہو۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر جو ہمارا حق بنتا ہے اس روپے میں، ہم چھوڑ دیتے ہیں کلیۃً۔ ہرگز ہمیں ایک آنہ بھی نہ دیا جائے۔ بلکہ چوہدری صاحبؓ کا وعدہ پورا ہونا چاہیئے تو یہی روح اللہ کے فضل سے جماعت میں پھیلی ہوئی ہے۔ پھر جو جماعت چھوڑ کر کہیں اور چلے جاتے ہیں اُس کی بجائے خدا اور باہر سے بھیج دیتا ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں زیادہ بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ اب پچھلے دنوں پاکستان میں جو احمدیت پر مظالم توڑے گئے اس کے نتیجے میں بہت سے نوجوان ایسے ہیں، بعض صورتوں میں بڑی عمر کے دوست بھی، جن سے زیادہ تکلیفیں برداشت نہیں ہوئیں اور وہ غیر ملکوں میں آ گئے ہیں۔ انگلستان میں کم، لیکن بہت سے دوسرے ملکوں میں زیادہ تعداد میں پہنچے ہیں۔ تو وہ بھی ایک مزید اضافے کا موجب۔ کیونکہ اکثر اُن میں سے وہ ہیں جن کو پاکستان میں اس چندے میں شامل ہونے کی توفیق نہیں ملی تھی۔ اور اگر ملتی بھی، بہت کم ملتی۔ کیونکہ اُن کے مالی حالات ایسے غیر معمولی نہیں تھے کہ کوئی بہت بڑھ چڑھ کر چندہ دے سکیں۔ جن ملکوں میں آ کر وہ اب خدمت سرانجام دے رہے ہیں، وہاں کا اقتصادی معیار بلند ہے۔ اس لئے اُن کا جو چندہ ہے وہ مستزاد ہے پچھلے چندے پر جس کا میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس لئے کسی پہلو سے بھی آپ دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے

آپ کے چندے میں کمی کی کوئی شکل نہیں آنی چاہیئے

کمی کا کوئی احتمال نہیں نظر آتا۔ لازماً یہ چندہ وعدے کی نسبت بہت بڑھ کر وصول ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے۔ اس لئے کمر ہمت باندھیں اور پورے زور سے اس کی طرف، ایک جس طرح وار فوٹنگ (WAR FOOTING) کہتے ہیں، جہاد کی روح کے ساتھ ساری دنیا میں

عظیم الشان تحریک چلائیں گے۔ احمدی' اللہ کے فضل کے ساتھ' اس سے دعائیں مانگتے ہوئے' اس طرح وعدے پورے کریں کہ خدا کی نصرت کا ہاتھ اُن کو دکھائی دے۔ خدا کا پیار وہ اپنے دل میں محسوس کریں اور وعدے پورے کرنے کی ایسی شکل ہو کہ وعدے کا جو لطف آئے گا وہ تو آئے گا۔ وہ خدا کی نصرت کو اس طرح دیکھیں اپنی تائید میں ظاہر ہوتے ہوئے' کہ اللہ کی محبت میں کئی دفعہ پہلے سے بڑھ جائیں۔ اور یہ صورتیں ہیں یہ بہت ہیں کثرت سے جماعت میں۔ تقریباً ہر روز ہی' یا کم و بیش

ہر روز ایسے خطوط مجھے ملتے ہیں

جن میں ایک وعدہ دہندہ جو بڑے اخلاص سے وعدہ کر چکا تھا' مجھے مطلع کرتا ہے کہ کس طرح غائبانہ رنگ میں خدا تعالیٰ نے وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشی۔ غیبی ہاتھ اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک دو کو نظر نہیں آتا۔ لاکھوں ہیں جماعت میں جن کو خدا کا غیبی ہاتھ دکھائی دے چکا ہے اور ان کا غیب پر ایمان لانا بالکل مختلف مضمون بن گیا ہے اُس غیب پر ایمان لانے سے' جو ایک عام آدمی قرآن کا ترجمہ پڑھتے ہوئے غیب سمجھتا ہے۔ وہ اس طرح کا غیب سمجھتا ہے کہ اس کا مضمون ہی اس کے لیے غائب رہتا ہے ہمیشہ۔ سب کچھ غائب ہی ہے۔ لیکن اس پر ایمان لانے کا کیا فائدہ جو غائب ہی رہے ہمیشہ۔ خدا قرآن کریم میں جس غائب پر ایمان لانے کی تاکید فرماتا ہے وہ غائب وہ ہے جس کو ہم دیکھ رہے ہیں اللہ کے فضل سے۔ ہر غیب کو خدا اپنی تقدیر سے حقیقت میں تبدیل فرماتا رہتا ہے۔ اس رنگ میں یہ بھی دُعا کریں کہ

خُدا آپ کو اِس رنگ میں وعدہ پُورا کرنے کی توفیق بخشے

کہ آپ خدا کا غیبی ہاتھ دیکھیں اور چومیں اس ہاتھ کو' اُس پہ اپنی روح فدا کریں' نچھاور کریں اپنی جان کہ اے خدا تو ہی ہے جو وعدوں کو پورا فرمانے والا ہے۔ اور پھر اس آیت کا ایک نیا مفہوم آپ پر ظاہر ہو کہ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ ہم کہاں سے وعدہ پورا کرنے والے تھے۔ تو ہے جو وعدہ خلافی نہیں کرتا؛ جو تجھ پر ایمان لانے والے ہیں' اُن کو بھی تو عکس کے طور پر تیرے فضل کے طور پر' ہمیں یہ توفیق مل گئی ہے کہ ہم بھی اپنے وعدے کو پورا کرنے والے ہیں۔ مگر تیری طاقت سے نہ کہ اپنی طاقت سے۔

اس کا جو دوسرا حصہ ہے وہ میں انشاء اللہ آئندہ خطبے میں بیان کروں گا کیونکہ ابھی ایک دو موازنے اور پیش کرنے والے ہیں۔ اُس میں صرف وعدے پورے کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ بہت ہی عظیم الشان کام ہے جسمیں جماعت کے ہر فرد کو حصہ لینا ہوگا۔ اور اس کے بغیر یہ عظیم الشان کام ہو ہی نہیں سکتا۔ جو صد سالہ جوبلی کی تیاری ہے وہ جشن کی تیاری نہیں ہے حقیقت میں۔ بلکہ وہ

آئندہ صدی میں اسلام کے غلبۂ نو کی مہم

جاری کرنے کی تیاری ہے۔ اس لئے تشکر کا ہر ذریعہ اپنی ذات میں' اسلام کی فتح کے دن کو قریب لانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اُس کی تفاصیل تو' ایک خطبے میں تو سوال ہی نہیں' کئی خطبوں میں پھیلانی پڑیں گی۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ خلاصۃً بعض اہم امور کی طرف آپ کو انشاء اللہ آئندہ خطبے میں متوجہ کردوں۔ کہ مالی قربانی کے ساتھ نفوس کی قربانی آپ نے کس طرح پیش کرنی ہے اور کیا کیا آپ سے تقاضے ہیں۔ کچھ ڈھانچہ آپ کو بتایا جائے کہ کیا ہونے والا ہے۔ کہ آپ کے دل میں بھی' تاکہ ایک گرم خون دوڑے اور آپ کو ایکسائٹمنٹ (EXCITEMENT) پیدا ہو۔ ہیجان آجائے آپکے دل میں کہ اوہو' اتنا بڑا عظیم الشان سال' اتنا قریب پہنچ گیا ہے۔ ہمیں تو تیز دوڑنا چاہیئے۔ تو اس لیے اس خیال سے انشاء اللہ کچھ اپنی فکر میں آپ کو بھی شامل کیا جائے گا۔ مگر آئندہ خطبے میں۔ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔

جہاں تک انگلستان کی مجموعی قربانی کا تعلق ہے' میں نے بیان کیا ہے چوہدری صاحب کی قربانی شامل کر لی جائے تو پچاس فیصد سے بہت بڑھ جاتا ہے تناسب ادائیگی کا۔

مغربی جرمنی

خدا کے فضل سے اُن ملکوں میں سے ہے جو مالی قربانی میں پیش پیش ہے ہر پہلو سے۔ اور باوجود اس کے کہ کوئی خاص وہاں تحریک نہیں چلائی گئی وہ نوجوان ہمارے' ویسے تو اکثر اُن میں مزدور پیشہ ہیں' بہت معمولی معمولی کام ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے پاس کچھ بھی کام نہیں لیکن جذبہ بہت ہے۔ اب تک وہ ۸۶۰۸۲ فیصد ادائیگی کر چکے ہیں اور یہاں بھی آپ کو وہی شکل نظر آئے گی کہ بہت سارے ایسے ہوں گے جو نئے آنے والے ہیں جن کے وعدے ابھی باقی ہیں۔ اگر اس پہلو سے دیکھا جائے تو ابھی بہت بڑی رقم جرمنی سے قابل وصولی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان نوجوانوں کی رُوح کو زندہ رکھے۔

ڈنمارک

چھوٹا ملک ہے اور قربانی کے لحاظ سے درمیانہ۔ کچھ نوجوان آپس میں اُلجھے ہوئے' کئی قسم کی کمزوریاں بھی ہیں۔ لیکن اللہ فضل فرمائے۔ بالعموم معیار اتنا بُرا نہیں ہے۔ لیکن ۸۵ فیصد وصولی جو ظاہر ہو رہی ہے یہ وعدے کے لحاظ سے تو بہت اچھی بات ہے لیکن جو گنجائش ہے اُس کے لحاظ سے یہ مناسب نہیں ہے۔ بعض ملکوں میں آپ کو فیصد وصولی بہت دکھائی دے گی۔ لیکن جو حالات کو جانتے ہیں جب وہ تفصیلی نظر سے مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وعدہ معیار سے چھوٹا تھا۔ اس لیے وصولی زیادہ دکھائی دے رہی ہے۔ اگر وعدہ معیار کے مطابق ہو' پوری طاقت کے مطابق' پھر وصولی زیادہ ہو' وہ ہے اصل شان۔ تو انگلستان کا وعدہ ہے مثلاً دس لاکھ۔ وہ واقعتہً ۲۶ لاکھ میں سے دس لاکھ۔ ایک بڑا وعدہ ہے خدا کے فضل کے ساتھ۔ وہاں وصولی جو ہے وہ واقعی ایک معنے رکھتی ہے۔

سویڈن

بہت سے پہلوؤں سے ڈنمارک سے گرا ہوا ہے اور اس مالی قربانی میں دونوں پہلوؤں سے گرا ہوا ہے۔ یعنی وعدے میں بھی کمزور اور وصولی میں اور بھی زیادہ کمزور۔ صرف ۴۱ فیصد۔ یعنی ڈنمارک سے آدھا فیصد ہے ان کی قربانی اور دُعا کریں کہ اللہ ان ممالک کو توفیق بخشے کہ وہ اپنا حال درست کریں۔ جس طرح ساری دنیا میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ نیا عزم آرہا ہے اور متحد ہو رہی ہے جماعت۔ خدا تعالیٰ ان کو بھی توفیق بخشے یہ نہ سمجھا جائے کہ گویا سکینڈے نیوین (SCANDANAVIAN) ممالک کی یہ حالت ہے۔

ناروے

اللہ کے فضل سے بالکل مختلف ہے بیداری کے لحاظ سے بھی مختلف۔ دعوت الی اللہ کے لحاظ سے جو خصوصیت کے ساتھ' بہت ہی توجہ ہے اللہ کے فضل سے اور اس گزشتہ سال' عربوں میں کامیاب تبلیغ کے لحاظ سے ناروے کا نمبر بڑا ہی نمایاں تھا۔ اور اس سال کا آغاز بھی ناروے کا۔ اُن کا اسی طرح ہوا ہے خدا کے فضل سے۔ تین بیعتیں مجھے موصول ہوئیں' ان میں دو عربوں کی تھیں۔ (یہ دو بیعتیں عربوں کی نہیں' ایک بیعت البیونسز احباب کی تھیں۔ جس کی وضاحت حضور پُرنور اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷؍۳ میں فرما چکے ہیں) — ایڈیٹر) چند دن پہلے۔ تو چونکہ وہاں عربوں کے ساتھ خصوصیت سے رابطہ کیا جاتا ہے۔ بڑی مؤثر تبلیغ ہو رہی ہے اور بعض نوجوان خدا کے فضل سے بہت ہی پیش پیش ہیں۔ اس لئے مجھے خیال آیا کہ مبارکباد کے لیے فون کردوں۔ تاکہ حوصلہ افزائی ہو۔ تعداد تو تھوڑی سی بظاہر۔ لیکن اللہ کے فضل جب نازل ہوتے ہیں تو بعض دفعہ ایک ایک کے اوپر دل گنا بھی بھر جاتا ہے۔ خدا کا ایسا عجیب کام ہے بعض دفعہ کہ اگر مخلص

اس کی خاطر ایک کام کیا جائے تو اس کی جزا دینے میں دیر نہیں فرماتا۔ میں نے فون کیا۔ میں نے کہا مبارک ہو آپ کو تین بیعتیں موصول ہوئی ہیں جن میں سے دو عربوں کی ہیں۔ انہوں نے کہا دو ابھی ہوئی ہیں آج۔ وہ ۱۵ اس کے علاوہ ہیں۔ تو جو شکر کرتا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کا وعدہ فورًا پورا ہوتے ہوئے بھی دیکھتا ہے۔

ناروے کا وصولی کا ماشاء اللہ بہت اعلیٰ معیار ہے۔ ۸۷ فیصد سے زائد وصولی ہو چکی ہے اور وہاں بھی جو دوست بعد میں گئے ہیں امید ہے جو خاندان گئے ہیں انشاء اللہ جہاں تک میرا علم ہے۔ جو خبریں آرہی ہیں۔ وہ سارے خدا کے فضل سے اخلاص میں، جماعت سے وابستگی میں اچھے معیار کے ہیں۔ تو امید ہے یہ وعدہ بھی بڑھے گا اور بقیہ وصولی تو خیر بہت معمولی سی رہ گئی ہے۔

سپین (SPAIN)

کی چھوٹی سی جماعت ہے لیکن ماشاء اللہ بڑی قربانی کرنے والی اور صفِ اوّل کی جماعت ہے۔ وہاں بھی ۸۲ فیصد وصولی ہو چکی ہے۔

فرانس (FRNCE)

کی جماعت بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ اس میں ۸۰.۳۵ صرف وصولی لکھی ہوئی ہے حالانکہ جو مالی رپورٹیں ہیں دوسری، ان سے مجھے پتہ ہے کہ بہت تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے، بس یہ کوئی نظر سے اوجھل ہو گئی ہے بات۔ اور اکثر جماعت تو بنی بعد میں ہے۔ جب وعدے لئے گئے تھے تو اس وقت تو ایک آدھ آدمی تھا وہاں۔ اب تو خدا کے فضل سے ایسی مضبوط جماعت بن گئی ہے وہاں اُن کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ وعدوں کی تجدید بھی کی جائے اور پھر جو وعدے ہو چکے ہیں اُن کی وصولی کوئی زیادہ مشکل نہیں ہوگا۔

بیلجیم (BELGIUM)

بھی بعد میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے، اس لئے ان کی جو غفلت ہے وہ بھی قابلِ اعتناء ہے، معافی کے لائق ہے۔

امریکہ (AMERICA)

پیچھے ہے۔ ابھی ۹۳.۴۴ وعدہ امریکہ کے لئے کوئی قابلِ فخر بات نہیں ایفائے وعدہ۔ اور تعجب ہے کہ کینیڈا (CANADA) بھی اس میں بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے یہ پرانے وقتوں کی بات ہے۔ یا تو یہ رپورٹ پرانی ہے یا باقی چیزوں کی طرف توجہ رہی ہے مسجد وغیرہ بنانے اور دیگر چندوں کی طرف۔ تو دو تین سال جو جماعت بیدار ہوئی ہے اس میں اس طرف نظر نہیں پڑی۔ اس لئے ان کی پردہ پوشی کی جائے تو اچھا ہے۔ باقی بہت ساری جماعتیں ہیں جو پردہ پوشی کی مستحق ہیں اور کچھ اس وجہ سے پیچھے رہ گئی ہیں کہ وہاں ہمارے مبلغ یا مضبوط نظامِ جماعت کا قیام نہیں ہے۔ اب ان کو توجہ ہو رہی ہے کہ سب جگہ جماعتی نظام کو مزید تقویت دی جائے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ صرف اس خطبے کا وہاں پہنچ جانا ہی کافی ہوگا اور وہ اپنی گزشتہ کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جو خاص طور پر ساری دنیا میں سب سے آگے بڑھنے والی جماعت ہے وہ کونسی ہے۔ اور وہ

غانا (GHANA)

ہے ماشاء اللہ۔ غانا میں ۹۳.۶۳ فیصد وصولی ہوئی ہے جو دنیا کی کسی اور جماعت میں نہیں ہوئی۔ اور خاص خوبی کی بات یہ ہے کہ جتنی غربت گزشتہ دو تین سال میں غانا نے دیکھی ہے، جتنی فاقہ کشی غانا میں پڑی ہے بہت کم ملکوں میں ایسا واقعہ ہوا ہوگا۔ بعض دفعہ ایسے واقعات بھی ہوئے کہ ہمارا مبلغ دروازہ کھٹکنے پہ باہر گیا تو جو دروازہ کھٹکھانے والا تھا وہ اس کے پہنچتے پہنچتے بھوک سے بے ہوش ہو کے زمین پر گر پڑا تھا اور بڑی مشکل کے ساتھ مبلغین کو ایسے دردناک حالات میں گذارا کرنا پڑتا ہے کہ بڑا حوصلہ ہے ان کا۔ خود بھی بہت کم ملتا تھا اُن کو۔ اس کے باوجود پھر غریبوں کے ساتھ، جو کچھ خدا نے اُن کو دیا ہے اُسے بانٹ کر کھانا، بڑی ہمت کی بات ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کے اخلاص میں ایسی برکت ڈالی ہے، اُن کو ایسی شجاعت عطا فرمائی ہے کہ ہر سال مالی قربانی میں وہ آگے بڑھتے ہیں پہلے سے۔ اور پتہ نہیں کہاں سے لے کے آتے ہیں، کس طرح خدا تعالیٰ اُن کو توفیق بخشتا ہے یہ اُسی کے راز ہیں۔ مگر بہرحال جو ملک اقتصادی لحاظ سے دنیا میں سب سے پیچھے رہنے والے ملکوں میں سے تھا۔ جس کے متعلق خطرہ ہو سکتا تھا کہ یہاں چار یا پانچ فیصد وصولی ہو گی۔ وہ دنیا میں سب سے آگے بڑھ گیا ہے۔ اور اس میں آپ کے لئے ایک تقویت کا مزید پیغام ہے کہ اللہ کی توفیق سے ہی ہوتا ہے جو ہوتا ہے۔ امریکہ تو اقتصادی لحاظ سے سب سے آگے ہے اس کی وصولی ۴۴ فیصد ہے اور غانا جو سب سے پیچھے ہے احمدی ممالک میں، اُس کی وصولی ۹۳.۶۳ فیصد ہے۔ تو "ایں سعادت بزورِ بازو نیست" اللہ کی طرف سے توفیق ملتی ہے تو انسان سرخرو ہوتا ہے نیک کاموں میں، اپنے وعدوں میں۔ توفیق نہ ملے تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔

اس لئے میں اسی پر اس بات کو ختم کرتا ہوں۔ لیکن

ایک اور چھوٹی سی بات

کہنے والی ہے اس ضمن میں۔ مالی امور سے تعلق رکھنے والی۔ کہ جو فہرست اس وقت میرے سامنے ہے اس کے بعد بہت سے نئے ممالک میں احمدیت پھیلی ہے۔ اور بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں مبلغ نہیں ہے مگر احمدیت موجود ہے۔ ۱۹۸۹ء سے پہلے جو ہمارا جوبلی کا سال ہوگا انشاء اللہ، اس سے پہلے کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ ہمارے وعدہ دہندہ ممالک سو ہو جائیں۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ وعدہ ہو بلکہ سو ممالک کی طرف سے وعدہ ہو۔ اس لئے جہاں جہاں خلاء رہ گئے ہیں انشاء اللہ ہم بڑی محنت کر کے تلاش کریں گے اُن کو اور کوشش کریں گے۔ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے اب تک، اللہ کے فضل سے سو سے زیادہ ممالک میں احمدی موجود ہیں۔ بعض جگہ منظم نہیں بھی ہیں مگر ہو سکتے ہیں بڑی جلدی۔ اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ یہ بات پوری ہو جائے گی۔ مثلاً

اٹلی (ITALY)

ہے۔ اٹلی اُن ممالک میں سے ہے جس کا ذکر کوئی نہیں۔ حالانکہ وہاں خدا کے فضل سے ایسے احمدی موجود ہیں جو وہاں جا کر اٹلی کے باشندے بن گئے اور بعض اٹلی سے باہر احمدیت قبول کر کے احمدیت میں داخل ہوئے خواہ وہ اُن ممالک میں بھی ہوں مگر اٹلی کے اندر بھی باہر سے جا کر اٹالین بننے والے موجود ہیں تو اٹلی کا وعدہ تو ہونا چاہیئے تھا بہرحال۔ تو یہ کچھ کوتاہی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اُن کی اور ہم سب کی جن سے کوتاہی ہوئی۔ تو تیزی کے ساتھ مال کے شعبے کو یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے اب۔ کہ جائزہ لے کر نہ صرف یہ سوچیں کہ ایک بھی ملک ایسا نہ رہے جس سے وعدہ کے لئے وہ انتظام کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ کس طرح کرنا ہے۔ یہ بھی سوچ کر بعض ممالک کے سپرد کریں۔ بہت سے ممالک ہیں جن کے سپرد دوسرے ممالک میں تبلیغ ہے اور اس طرح ساری دنیا کے حصے بانٹے ہوئے ہیں۔ تو تحریک جدید کے شعبے کا کام یہ ہے کہ وہ صرف یہ نہیں کہ خط لکھ دیں کہ آپ نے کرنا ہے بلکہ بتائے کہ کس طرح کرنا ہے اور ان کی مدد کرے۔ مثلاً

شمالی افریقہ

میں چند ممالک ہیں جہاں پہلے احمدیت کا باقاعدہ پودا نہیں لگا تھا۔ اب

لگ چکا ہے۔ اس لئے مال کے شعبے کو تبشیر سے رابطہ کرنا پڑے گا، پوچھنا پڑے گا۔ کہ بتایئے وہ کون لوگ ہیں جو نئے احمدی ہوئے ہیں، کیا اُن کے پتے ہیں؟ کس طرح اُن سے بات کرنی ہے اور اگر ذرا سی محنت کریں تو انشاءاللہ اُن کو کھلا کھلا رستہ دکھائی دینے لگ جائے گا۔ کہ کس طرح اِن ممالک کو شامل کرنا ہے۔ تو واقعاتی طور پر کام کو آگے بڑھائیں صرف فرضی طور پر نہ بڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمیں توفیق دے کہ جماعت احمدیہ کے پہلے سو سال کا جو جشن ہم نے منانا ہے وہ اس کی رضا کے مطابق منانے والے ہوں۔ اس جشن سے پہلے ہم اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ اور

خدا تعالیٰ کی شان کی گواہی دینے والے

ہوں کہ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کہ اے خدا جس طرح تو اپنے وعدوں میں خلاف نہیں کرتا۔ اُن کو لازماً پورا کرتا ہے۔ ہم تیرے ادنیٰ اور غلام بندے بھی تجھ سے یہ فن سیکھے ہیں اور تیری شان کو دُنیا میں ظاہر کرنے والے ہیں کہ ہم بھی تیری طرف منسوب ہو کر جو وعدے کرتے ہیں اُن کو لازماً پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

پاکستانی طالب علم کا اعزاز

روزنامہ نوائے وقت لاہور کی ایک خبر

" پاکستانی طالب علم مسلمان ہونے کے ناطے بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بے مثال دماغ مرحمت فرما رکھے ہیں صرف اپنی صلاحیتوں سے استفادہ کرنا شرط ہے۔

یہ دَور جدید ٹیکنالوجی کا دَور ہے۔ ٹیکنالوجی سے صرفِ نظر کرنا اپنے آپ کو مٹانے کے مترادف ہے اب بھی ہمارے ملک میں ایسے ہونہار طالب علموں کی کمی نہیں بلکہ ایسے نوجوان موجود ہیں جو وطنِ عزیز کا نام اونچا کر رہے ہیں اور اُفق پر جگمگا رہے ہیں اس ضمن میں ایک حالیہ مثال ۱۹ سالہ ہونہار پاکستانی طالب علم طاہر اعجاز کی ہے۔ یہ قابلِ فخر طالب علم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب ریٹائرڈ ڈائریکٹر بایولاجیکل سائنسز پشاور، فیلو پاکستان اکیڈمی آف سائنسز، آف ماڈل ٹاؤن لاہور کا نواسہ اور ڈاکٹر اعجاز احمد قمر کا فرزند ارجمند ہے، نے مینیٹوبہ یونیورسٹی ونی پیگ، کینیڈا سے ایف ایس سی کرنے کے بعد جون ۱۹۸۶ء میں فرسٹ ائیر میں اپنی کلاس میں ٹاپ کیا۔ یہ طالب علم نہ صرف قابلیت کے سکالرشپ کا حقدار ہوا بلکہ اس کا نام ڈینز آنرلسٹ پر پورے ایک سال کے لئے سائنس ہال میں نمایاں طور پر ڈسپلے کر کے رکھا جائے گا۔

اعلیٰ قابلیت کے علاوہ اس طالب علم نے ۰۰۔۴ گریڈ پوائنٹ کی اوسط حاصل کر کے ایک ریکارڈ بھی قائم کیا ہے۔ علاوہ ازیں اسے میرٹ سکالرشپ بھی دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ۰۰۔۴ گریڈ پوائنٹ کا مطلب سو فیصد نمبر حاصل کرنا ہیں۔ یہ طالب علم اس وقت متذکرہ یونیورسٹی میں بایولاجیکل سائنسز میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

طاہر اعجاز کا یہ اعزاز ملک و ملت کے لئے وجہ عزو افتخار ہے نیز دوسرے طالب ساتھیوں کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت کا حامل ہے۔"

(روزنامہ نوائے وقت جمعہ ۲۹ اگست ۱۹۸۶ء صفحہ ۱۲)

نوٹ:۔ اس تعارفی نوٹ میں سب سے اہم قابلِ ذکر بات جو رہ گئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعزاز حاصل کرنے والے یہ پاکستانی طالب علم احمدی مسلمان ہیں۔ (بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن مجریہ ۲۳/۱)

تصحیح

ہفت روزہ بدر کی اشاعت مجریہ ۲/۸۷/۵ میں فجی آئی لینڈ کے جلسہ سالانہ کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جسمیں سہواً "نشترواں" لکھا گیا ہے جبکہ اصل میں یہ جلسہ سالانہ "ستترواں" تھا۔ قارئینِ بدر اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ (ایڈیٹر بدر)

قسط دوئم

اِسلام اور امنِ عالم

تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

(۵) شری لنکا اور تامل انتہا پسند

ہمارے پڑوسی ملک شری لنکا جس میں سنہالی باشندوں کی اکثریت ہے، میں کئی سال سے تامل انتہا پسندوں سے جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ تامل انتہا پسند، شری لنکا کے شمالی اور مشرقی حصّہ کو ملا کر ایک علیحدہ صوبہ بنانے کا مطالبہ کر رہے ہیں تاکہ وہاں تامل لوگوں کو بعض مراعات اور حقوق حاصل ہوں۔ لیکن لنکا کی حکومت فوجی کارروائیوں کے ذریعہ ان کو دبانا چاہتی ہیں۔ تامل انتہا پسند حکومت کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں اور کافی قتل و غارت ہو چکی ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ تامل انتہا پسندوں کے دو گروہ "تامل ٹائیگر اور تامل لبریشن" آپس میں بھی باہمی نظریاتی اختلاف کی وجہ سے خونریزی کر رہے ہیں بھارت کے وزیر اعظم شری راجیو گاندھی نے لنکا کی حکومت کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ کا سیاسی حل تلاش کرے اور اس بارہ میں مدد دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ شری لنکا کے صدر جے وردھنے بنگلور میں شری راجیو سے مل چکے ہیں۔ دو وزیرانِ مملکت شری نٹور سنگھ اور شری پی چدمبرم گفتگو کے بعد واپس آ گئے ہیں۔ مگر لسانی اور نسلی فسادات تاحال جاری ہیں

(۶) اپنے ملک بھارت کے حالات

(الف) ماہ نومبر ۱۹۸۶ء کے آخری ہفتہ میں سوویت لیڈر شری میخائل گورباچوف ایک اعلیٰ اختیارات کے وفد کے ساتھ دہلی آئے اور اپنے تاریخ ساز دورہ میں بھارت کے ساتھ کئی معاہدات کئے جس میں سوویت لیڈر نے یقین دلایا۔ کہ روس ہر عسر و یسر میں بھارت کا ساتھ دے گا۔ یہ معاہدہ دس نکات پر مشتمل ہے۔ اس معاہدہ پر شری راجیو گاندھی وزیر اعظم بھارت اور شری گورباچوف نے دستخط کئے۔

(ب) کرناٹک میں فرقہ وارانہ ہنگامے

کبھی کبھی بھارت کی اکثریت کے بعض شرپسند اور فرقہ وارانہ تعصب کے حامل افراد اور اخبارات میں مذہبی جنونی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو ہندو مسلم فساد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اکثریتی فرقہ کے لوگ اقلیتی فرقہ کے لوگوں کے مذہبی جذبات کا لحاظ نہیں رکھتے بلکہ انہیں مجروح کرتے ہیں اس کا نتیجہ فساد کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ آجکل کرناٹک میں ہو رہا ہے بنگلور کے ایک انگریزی اخبار دکن ہیرالڈ میں ایک ایسا آرٹیکل شائع ہؤا ہے جو حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف تھا۔ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے۔ اور بنگلور۔ میسور۔ ٹمکور اور دوسرے علاقوں میں ہندو مسلم فسادات ہوئے اور کافی لوگ مارے گئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ بعض علاقوں میں دفعہ ۱۴۴ اور میسور میں کرفیو نافذ ہے۔ اخبار کے ایڈیٹر نے غیر مشروط معافی مانگ لی ہے حکومت نے مسلمانوں سے بھی امن و اتحاد برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے۔

(ج) تامل ناڈو میں اینٹی ہندی ایجی ٹیشن ——!

تامل ناڈو میں راشٹریہ بھاشا ہندی کے خلاف زوردار ایجی ٹیشن جاری ہے

(د) پنجاب کی سیاسی حالت

اس وقت پنجاب میں جو سیاسی اور مذہبی حالت ہے، وہ کسی سے مخفی نہیں۔ تشدّد اور انتہا پسندی کا دَور دَورہ ہے اس کے ردِ عمل کے طور پر دہلی میں بھی فسادات ہوئے۔ اخبارات۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی دن شاذ ہی ایسا گزرتا ہے جس دن معصوم لوگوں کا بلاوجہ خون نہ بہایا جاتا ہوتا ہو۔ ریل گاڑیوں اور بسوں کا سفر بھی اطمینان و سکون سے نہیں ہو سکتا۔ سب جانتے ہیں۔ کہ تشدّد مسائل کا حل نہیں۔ مگر پھر بھی تشدّد جاری ہے اور ایسے تشدّد اور فرقہ واریت کو ہوا دینے سے ملک کی یکجہتی اور سالمیت کو شدید خطرہ ہے۔

بھائیو! پس ان ملکی حالات اور

بین الاقوامی کشیدگی اور عالمی بدامنی اور بے چینی کو دیکھ کر ٹیگور رابندرناتھ) کا یہ شعر زبان پر آتا ہے ؎

جگت جلنے ارکھ لے اپنی کرپا دھار
جت دوارے آبھرتے ہو یہ لیٹو اُبھار

کہ اے مولیٰ! دنیا میں آگ لگی ہوئی ہے اور لوگ اس آگ میں جل رہے ہیں اب تو ہی اپنے فضل و کرم سے جس کو بچا سکتا ہے بچا لے۔ کہ تیرے سوا کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

عالمی مسائل کا حل تشدّد اور فوجی کارروائیوں سے نہیں ہو سکتا

حضراتِ کرام! عالمی مسائل کے حل کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کا مختصر سا جائزہ پیش کرنے سے قبل عرض کروں گا۔ کہ اب دنیا کے مدبرین اور سیاستدان اور دانشور بھی اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ عالمی مسائل کا حل تشدد۔ اتیا چار جنگ و جدال اور فوجی کارروائیوں سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ "انسانیت" کی بنیاد پر باہمی مذاکرات اور پُرامن ذرائع سے انہیں حل کیا جانا چاہیئے۔ چنانچہ ہمارے ملک کے سابق راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن نے ۱۹۶۶ء میں فرمایا تھا:۔

"It was essential for India to take interest in international affairs to point out what was wrong."

"Nationalism and militaryism are both out moded. Humanity is the concept and international conciliation is the only method by which all problems require to be settled."

(Mail Madras 31 10/66)

کہ اب ہندوستان کے لئے ضروری ہے کہ وہ بین الاقوامی معاملات میں اس غرض سے دلچسپی لے کہ وہ نشاندہی کر سکے کہ غلطی کہاں پر ہے۔ نیشنلزم اور ملٹری ازم دونوں کی اب ضرورت نہیں۔ اب "انسانیت" کی فلاح و بہبود اور بین الاقوامی باہمی صلح ہی صحیح نظریہ ہے۔ جس کے ذریعہ دنیا کے تمام مسائل حل کئے جا سکیں۔

اخبار "میل" مدراس
(مجریہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

موجودہ صدی کے عالمی شہرت یافتہ جارج برنارڈ شاہ کی رائے

حضراتِ کرام! موجودہ صدی کے عالمی شہرت کے مالک برطانوی مشہور ادیب جارج برنارڈ شاہ نے اسلامی تعلیمات اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کر کے اپنی رائے کا یوں اظہار فرمایا:۔

ترجمہ۔ میں نے آنحضرت صلعم کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے وہ بہت شاندار اور عجیب انسان تھے اور میری رائے میں وہ مخالفِ مسیح نہیں تھے۔ بلکہ انہیں تو "انسانیت کا نجات دہندہ" کہنا چاہیئے۔ میرا یقین ہے اگر ان جیسا شخص موجودہ دنیا کا آمر ڈکٹیٹر بنا دیا جائے تو وہ دنیا کو پیش آنے والے تمام مسائل ایسے رنگ میں حل کرے گا جس کے نتیجہ میں دنیا میں امن اور خوشی حاصل ہوگی جس کی بہت سخت ضرورت ہے۔

بین الاقوامی کشیدگی، بدامنی اور بے اطمینانی کے مرض کی تشخیص اس کے اسباب اور علاج

سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے نتیجہ میں بے شک تعمیری کام بھی ہوئے ہیں۔ دنیا ایک شہر کی طرح ہو گئی ہے مگر تخریبی کام زیادہ ہو رہے ہیں۔ مثلاً جوہری توانائی، ایٹمی اسلحہ کی ایجاد اور نیوکلیائی بموں کی تیاری اور ذخیرہ اندوزی نے دنیا کو خوف و ہراس میں مبتلا کر دیا ہے اور ہر وقت جنگ کے بادل سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ ان ترقی یافتہ ممالک کی زبانوں پر امن کے الفاظ ہیں۔ دل ساتھ نہیں دے رہے اب تو فرانس نے بھی جوہری بم کے دھماکے کئے ہیں۔

۲۔ ترقی یافتہ ممالک کو صرف اپنے اپنے ملک و قوم کا مفاد زیادہ عزیز ہے۔ انسانیت کی فلاح و بہبود اور ترقی کی کوئی فکر نہیں۔ دوسرا یہ تو ایٹمی اسلحہ اور مہلک ہتھیاروں کی تیاری پر صرف ہو رہا ہے۔ اگر غلط طریق سے کی فلاح و بہبود پر صرف ہوتا تو موجودہ دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا ہوتا اب تو اسلحہ کی دوڑ کے نتیجہ میں بین الاقوامی کشیدگی بہت بڑھ گئی ہے

۳۔ ترقی یافتہ ممالک "ترقی پذیر ممالک" کو اقتصادی طور پر ہاتھ رکھنا چاہتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کی طرف سے ترقی پذیر ممالک میں جو تعمیری منصوبے بروئے کار لائے جاتے ہیں یہ ممالک اُن کو ایسا سامان اور مدد مختلف معاہدات کے ذریعہ قرض پر دیتے ہیں تاکہ ترقی پذیر ممالک ہمیشہ کے لئے اُن کے قرضوں کے بوجھ کے نیچے دب کر اُن کے زیر اثر رہیں

۴۔ بعض ترقی یافتہ ممالک میں نسلی امتیاز اور عدم مساوات کا شدید جذبہ ہے۔ وہ رنگ و نسل کے آدھار پر دوسرے لوگوں کو غلام بنائے رکھنا اور اُن کو انسانی حقوق سے محروم رکھنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ جیسے جنوبی افریقہ کی پریٹوریا کی حکومت جس کے خلاف غیر جانبدار ممالک کی تنظیم اور U.N.O نے بھی شدید احتجاج کیا ہے۔

۵۔ ترقی یافتہ ممالک کا مذہب اور خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ جیسے روس اور اس کے ہمنوا اور حلیف ممالک ہیں۔ یہ لوگ کمیونسٹ اور دہریہ ہیں۔ وہ مذہب کو ایک افیون قرار دیتے ہیں۔ مگر جو ممالک اپنا تعلق کسی مذہب سے بتاتے ہیں۔ اُن کو صرف اپنے ملک و قوم کے مفاد سے زیادہ تعلق ہے۔ عام انسانیت کی فلاح و بہبود سے کوئی خاص سروکار نہیں ہے۔

تصویر کا دوسرا رُخ
رُوحانی اور مذہبی دُنیا

حضراتِ کرام! اب تک آپ سائنس اور ٹکنالوجی کی شاندار مادی ترقی اور اس کے تعمیری و تخریبی پہلوؤں کے بارہ میں سن رہے تھے۔ اور موجودہ بدامنی اور بے اطمینانی کے اسباب بھی سماعت فرما چکے ہیں۔ اور یہ بات عیاں ہے کہ موجودہ مدبرین اور سیاستدانوں کے پاس ہمارے تمدنی معاشرتی اور اقتصادی مسائل کا کوئی خاطر خواہ حل موجود نہیں سوائے طویل مذاکرات اور گفت و شنید کے (جاہے وہ U.N.O میں ہوں) کتنے ہی مسائل بغیر کسی سیاسی حل اور تصفیہ کے لٹکتے چلے آ رہے ہیں۔ اب آیئے کہ اس مادی ماحول سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم تصویر کے دوسرے رُخ یعنی روحانی اور مذہبی دنیا کی سیر کریں۔ شاید وہاں دنیا کی مشکلات اور مسائل کا کوئی اطمینان بخش حل مل جائے۔ کیونکہ جنگی اسلحہ اور جوہری بم دنیا کو تباہ تو کر سکتے ہیں سکون و اطمینان اور زندگی نہیں دے سکتے۔

میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اسلام ایک ایسا زندہ۔ کامل اور عالمگیر مذہب ہے جس میں دنیا کے پیش آمدہ مسائل کا خاطر خواہ حل موجود ہے۔ مگر یہ اسلام وہ نہیں جس کو آجکل مسلمان ممالک اپنے عمل و کردار سے پیش کر رہے ہیں بلکہ وہ اسلام ہے جسے قرآن مجید اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا اور آج جماعت احمدیہ اس زندہ اور امن و صلح کے پیغام کو دنیا میں پھیلا رہی ہے

اسلام تو اپنے نام کے لحاظ سے ہی امن و صلح کا مذہب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(ا) اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

(ب) وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ۔

(ج) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

(د) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً۔

کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک انسان کی صحیح رہنمائی کا راستہ صرف اسلام ہے اور جو اس راستہ کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کرے گا وہ بارگاہِ رب العزت میں مقبول نہ ہوگا۔ ہم نے تمہارا دین ہر لحاظ سے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور اسلام کو بطور دین تمہارے لئے پسند کیا ہے پس اے ایمان والو! اب امن و صلح کے اس راستہ پر چلو۔ اور دل و جان سے اس میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت بانیٔ اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ (ا) المسلم من سلم الناس من یدہٖ ولسانہٖ (ب) اِنَّ دماءکم واموالکم واعراضکم حرام علیکم۔

کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔ اور معاشرہ میں ایک بھائی کا خون۔ مال اور عزت ایک دوسرے پر حرام ہے۔ کوئی اپنے بھائی کے خلاف جارحانہ اقدام نہ کرے۔ کہ نیز فرمایا "اَفْشُوا السَّلَامَ" کہ امن و سلامتی کو دنیا میں پھیلاؤ۔ اور پُرامن شہری بن کر اسلامی صالح معاشرہ میں باوقار طریق پر زندگی بسر کرو۔ باہمی السلام علیکم کہنے سے لقائے باہمی میں Co - existance + Live + Let live کا جذبہ ترقی کرتا ہے اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے "Love for all Hatred for none" کا پیارا slogan جماعت کو دیا۔ (باقی)

اسلام میں زندگی کا مقصد

از:- مکرمہ صفیہ محمود صاحبہ معتقد رقیۃ النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھونیشور

دُنیا میں جس قدر مذاہب ظہور پذیر ہوئے یا جتنے نظریئے انسانی زندگی کے مختلف افراد نے مختلف اوقات میں قائم کئے ان سب کی بنیاد کسی نہ کسی روشن یا تاریک تصور پر رکھی گئی ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دُنیا ایک عشرت کدہ ہے اور انسان کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد نہیں کہ وہ دُنیا میں ہر قسم کی لذات سے بہرہ اندوز ہو "کھاؤ پیؤ اور خوش رہو" کا مقولہ ایسے ہی افراد کی عیاشی طبیعت اور مادہ پرستانہ ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ دوسری طرف بعض مہاتماؤں کے نزدیک یہ دُنیا عشرت کدہ نہیں بلکہ غموں اور دُکھوں کا گھر ہے۔ کاروبارِ دُنیا ہنگامۂ روز و شب اور دُنیاوی دُکھ سُکھ چھوڑ کر سنیاس اختیار کرنا اور اس طرح بھگوان کی یاد میں محو ہو کر رہ جانا ہی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ جین مت کے بانی کی نگاہ میں تو دُنیا آگ کا ایک کھولتا ہوا سمندر ہے جس سے کنارہ کشی ہی بہتر ہے۔ بدھ مت کی تعلیمات کی رُو سے یہ دُنیا دُکھوں اور غموں کی مختلف صداقتوں سے عبارت ہے جس کی کُنہ کو معلوم کرنا اور دُکھوں اور غموں سے نجات حاصل کرنے کے لئے گیان اور دھیان کی پُر پیچ و خم وادیوں سے گذرنا ضروری ہے۔ عیسائی راہبوں کے نزدیک بھی دُنیا سے کنارہ کش ہو جانے میں ہی زندگی کا اصل راز مضمر تھا۔ اس کے بالمقابل اسلام نے حیاتِ انسانی کا جو تصور پیش کیا ہے وہ نہ صرف حقائق سے بھرپور اور فطرت شناسی کا آئینہ دار ہے بلکہ دین و دُنیا میں حقیقی توازن اور حسین امتزاج کا ایک دلکش مجموعہ بھی ہے۔ اسلام نے مادہ پرستی، عیش پسندی اور حصولِ لذّت کی جاہلانہ ذہنیت اور رہبانیت و نفس کُشی کی تاریک روش کے مقابلہ میں انسانی زندگی کے لئے ایک ایسا معتدل اور حکیمانہ راستہ تجویز کیا ہے جو انسانی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے اور اخلاقی و روحانی اقدار کو فروغ دینے کے لئے سازگار فضاء پیدا کرتا ہے۔ اسلام ہمیں یہ سبق سکھاتا ہے کہ کائنات عالم کی ہر چیز انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے یہ زمین، یہ پہاڑ، یہ پھل پھول، یہ سونا چاندی، اور یہ زر و جواہر، غرض دُنیا کی ہر چھوٹی بڑی چیز انسان کے فائدے کے لئے ہے۔ ان کو تصرف میں لانے کا اُسے اختیار ہے اور ساتھ ہی اُسے اس بات کا پابند کر دیا ہے کہ دُنیا کی ان چیزوں کا استعمال جائز ہو ناجائز نہ ہو تقویٰ اللہ مدِ نظر ہو حصولِ لذت ہوس پرستی اور صرف نفسانی جذبات کی تسکین مقصود نہ ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔"
(البقرہ ۱۷۳)

یعنی اے ایمان دارو! تم پاکیزہ چیزوں کو حسبِ منشاء کھاؤ پیو اور (اس کے بدلہ میں) اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہو اور اس کے در پر سر نیاز خم رکھو اس کے فضل کے طلب گار رہو تا تم اس قدر دانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بنتے چلے جاؤ۔ دوسری جگہ فرمایا:-

"وَرَهْبَانِیَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا۔" (الحدید ۲۸)

یعنی رہبانیت جس کو (عیسائیوں نے) ایجاد کیا ہم نے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ انہوں نے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خود ہی ایجاد کر لیا تھا۔ لیکن اس کو بھی کماحقہ، نبھا نہ سکے۔

مگر اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس کے جملہ احکام فطرتِ انسانی کے مطابق و مناسب حال ہیں۔ ان کی بجا آوری کے لئے جان جوکھوں میں ڈالنے کی ضرورت نہیں بلکہ بڑے سیدھے سادے اصول ہیں۔ خدا تعالیٰ کا قرب دُنیا کو چھوڑ کر جنگلوں کی خاک چھاننے اور بدن کو بلاوجہ مبتلائے آلام رکھنے سے نہیں بلکہ دست در کار و دل با یار کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ اسلام نے اسی لئے "لَا رَهْبَانِیَّةَ فِی الْاِسْلَامِ" کا اعلان کر کے اس ظالمانہ روش کی تردید فرمائی اور "الدنیا مزرعة الآخرة" کہہ کر دین و دُنیا کو لازم و ملزوم قرار دیا۔ انسان کے دُنیا میں آنے کا مقصد قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے:-

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔"
(الذّٰریٰت ۵۷)

یعنی انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اس کی پیدائش کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد نہیں کہ وہ میری عبادت میں لگ جائے اور میری غلامی کا جُوا اپنی گردن پر اُٹھالے اور عبودیت کا جامہ پہن کر میرے تمام احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے۔ اور اس میں ترقی کرتا چلا جائے یہاں تک کہ ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ میں اُسے کہہ دوں۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ (اے ہوا و ہوس سے مجتنب رہنے اور خداداد قابلیتوں اور طاقتوں کو ہر موقعہ اور ہر محل استعمال کرنے والے تو فائز المرام ہے) پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنّت میں داخل ہو جا۔

اسلام اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہے کہ انسان اپنی زندگی کو لہو و لعب اور عیش و عشرت کی نذر کر دے یا دنیوی سامانوں سے منہ موڑ کر مادی اسباب کو ترک کر کے دھیان و گیان اور مراقبوں کے چکر میں سرگرداں رہ کر قوائے عملیہ کو مفلوج بنا دے۔ اسلامی تصوّرِ حیات تو اس مقولہ کا مصداق ہے۔ "درجہاں باش واز جہاں بیگانہ باش" کہ انسان جہاں اس دُنیا میں زندگی بسر کرے اور اپنی خداداد قوتوں اور صلاحیتوں سے کام لے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء سے مقدور بھر فائدہ اُٹھائے دنیوی زندگی میں پیش آنے والی مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرے۔ وہاں اس بات کا بھی خیال رکھے کہ کہیں وہ اس دُنیا کی رنگینیوں سحر کاریوں اور مادی جذب و کشش کے جال میں نہ پھنس جائے اور ہوا و ہوس کا بندہ بن کر نہ رہ جائے۔ پس دُنیا کو مخدوم نہیں بلکہ خادم آقا نہیں بلکہ چاکر کی حیثیت دینی چاہیئے۔ دنیاوی فوائد اور آسائش و آرام کے سامانوں کو خدا شناسی اور خدا رسی کا ذریعہ بنانا چاہیئے نہ کہ نفس کی تنعم پسندی کا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر جس کا دوسرا مصرعہ الہامی ہے اسی مضمون کا غماز ہے

مَنِہ دل در تنعمہائے دُنیا گر خدا خواہی
کہ مے خواہد نگارِ من تہیدستانِ عشرت را۔
(تذکرہ صفحہ ۱۰۲)

یعنی اگر تم خدا کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو دُنیا کی آسائشوں سے دل مت لگاؤ۔ کیونکہ میرا محبوب آسائش سے دور رہنے والوں کو پسند کرتا اور دوست رکھتا ہے۔ حضرت اقدس کا ایک اور الہام بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَّكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ الصِّدِّیْقِیْنَ
(تذکرہ صفحہ ۵۱۵)

یعنی اے انسان! تو دُنیا میں ایسے طور سے زندگی بسر کر کہ گویا تو ایک غریب الوطن یا راہرو ہے اور اس مستعار زندگی میں صالحین اور صدیقین کے زمرہ با صفا میں داخل ہونے کی کوشش کرتا رہ کہ یہی انسانی زندگی کا اصل مقصود و مطلوب ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے حضور اس وقت قمیص اُتارے چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور چٹائی کے موٹے موٹے نشان آپؐ کی پشت مبارک پر نقش تھے حضرت عمرؓ یہ دیکھ کر رو پڑے۔ رحمۃ للعالمینؐ نے فرمایا عمر! تم کیوں روتے ہو؟ عرض کیا آپ کی تکلیف کو دیکھ کر رونا آگیا۔

(باقی ملاحظہ فرمائیے صفحہ ۱۳ پر)

منقولات

"تحفظ ختم نبوت کانفرنس اور مولانا اسعد مدنی"

مرسلہ: مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ بھوپال

ہفت روزہ "اخبار نو" دہلی کے مدیر محمد افضل ۱۷ اور ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۶ء کی اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ :-

"اخبار نو میں کافی دنوں سے مولانا اسعد مدنی کے سلسلے میں کافی بحث چل رہی ہے۔ ہمیں ان سے کوئی ذاتی اختلاف نہیں ہے۔ "اخبار نو" کی پالیسی یہ ہے کہ تمام مسلم جماعتیں اپنی اپنی حد تک مسلمانوں کے لئے کچھ نہ کچھ کام کر رہی ہیں۔ اس لئے ہم کسی بھی مسلم جماعت پر تنقید سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم مسلمانوں میں اتحاد کے حامی ہیں۔ لیکن اگر کوئی جماعت یا جماعت کا لیڈر ذاتی مفادات کے لئے ملت کے مفاد کو سولی پر چڑھا دے۔ اقتدار کی ہوس میں اندھا ہو کر سازشوں کے جال بچھائے۔ ملت کے نام پر روپیہ بٹورے اور اس کا جائز استعمال نہ کرے تو "اخبار نو" ایسی جماعت یا ایسے مسلم لیڈر کو بے نقاب کرنے میں کبھی پیچھے نہیں رہے گا۔"

"...... سیاست میں نام لوگوں کا مزاج یہ ہے کہ وہ ہر سطح پر بے چینی پیدا کر کے اپنا الو سیدھا کرتے ہیں خاص طور پر اس وقت جب ان کی کرسی اقتدار چھین گئی ہو۔ مولانا اسعد مدنی نے آسام کے الیکشن میں کوشش لیگ میں سید شہاب الدین کے الیکشن تک جو دوہرا کردار ادا کیا ہے اس کے نتیجے میں ایک طرف تو وہ مسلمانوں میں رسوا ہوئے اور دوسری طرف کانگریس نے ان کے کاسہ گدائی میں جو کچھ ڈال رکھا تھا واپس لے لیا۔ حالانکہ مولانا نے راجیہ سبھا کی سیٹ کے لئے سینکڑوں تنظیموں کے لیٹر پیڈ اور ہزاروں شخصیات کے دستخط و دستخطوں کا بھرپور استعمال کیا اور کانگریس کی لیڈر شپ کو متاثر کرنے کے تمام ہتھکنڈے استعمال کئے مگر اس بار کانگریس بھی بہت ہی سخت جان نکلی۔ انہوں نے مولانا کو آسام میں ان کے کئے کی سزا دینے کی ٹھان لی تھی۔ چنانچہ ناکامی و نامرادی ان کا مقدر بن گئی۔ اور ان کی بجائے مسکین تنہائی کو راجیہ سبھا کی سیٹ دیدی گئی۔ بقول شاعر ؎

آخر شش یہ فیصلہ دربار دہلی کا ہوا

دیو بندی "سیٹ پر قبضہ" بریلی کا ہوا

"راجیہ سبھا کی سیٹ سے محروم ہوتے ہی مولانا اسعد مدنی کو ایک بار پھر ملت اسلامیہ کی یاد ستانے لگی ہے۔ مسلمانوں کے زخموں پر لگے ہوئے کھرنڈ جو اپنے لیڈروں کے ذریعہ لگائے جانے والے مرہم کا انتظار کرتے کرتے سوکھنے لگے تھے اس کو مولانا نے پھر سے کھرچنا شروع کر دیا ہے تاکہ اس کی ٹیس سے مسلمان ایک بار پھر بے چین ہو جائیں اور اپنے سارے سابقہ تجربات کو بھول کر ایک بار پھر کسی "ملک و ملت بچاؤ تحریک" کا حصہ بن جائیں تاکہ حصول اقتدار میں کچھ آسانی ہو سکے

مستقل بیٹھی کوئی تحریک لانی چاہیئے

ملک و ملت کو طرح یا در دکھانی چاہیئے

مگر مسلمانوں کی یادداشت اب اتنی کمزور نہیں رہی۔ دار العلوم کی تباہی کا منظر آج بھی ان کی آنکھوں میں تازہ ہے۔ انہیں عراق کی کانفرنس میں مولانا کی تقریر کے وہ جملے بھی یاد ہیں جن میں انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کے سلسلے میں "صد غربت ہے" جیسے پر فریب الفاظ کا استعمال کیا تھا اور جن کی ایماندارانہ رپورٹنگ کے جرم میں ناز انصاری الجمعیۃ کی ادارت سے محروم کر دیئے گئے تھے اس لئے ملت اب سیاسی داؤ پیچ میں تو آنے والی ہے نہیں ...... لہذا ایک ہی راستہ ہے جس کے ذریعہ سے ملت کو بھی گمراہ کیا جا سکتا ہے اور دور دراز کے مسلم ممالک کو بھی متاثر کیا جا سکتا ہے تاکہ ان کی قبا سے جو دینار اور ریال ٹپکتے ہیں وہ ٹپکتے رہیں۔ مولانا اسعد مدنی اب جمعیۃ العلماء کے پلیٹ فارم سے ایک ایسے مسئلے کو زندہ کرنے جا رہے ہیں (جس کا مقابلہ کرتے کرتے مضمون نگار کے واجب الاحترام بزرگ زیر زمین دفن ہو گئے مگر ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود جماعت میں اضافہ ہوا۔ ناقل) جس کو ہندوستان کے مسلمان برسوں پہلے قبر میں دفن کر چکے ہیں اور علمی سطح پر جس کا معاملہ پچپن سال پہلے نپٹا دیا گیا تھا یعنی قادیانیت کا مسئلہ (کاش! مدیر صاحب موصوف اس دعوی کے سلسلے میں آج سے صرف ۳۰ سال قبل اپنے ہم پیشہ و ہم مشرب مدیر "المنبر" لائل پور ۲۲ فروری ۱۹۵۶ء کا وہ اعتراف پڑھتے جو احمدیت کی مخالفت میں ان کے اکابر کی پیشانی پر ناکامی و نامرادی کا داغ لگائے ہوئے ہے۔ ناقل)

"ہماری اطلاعات کے مطابق مولانا اسعد مدنی جلد ہی دیوبند میں قادیانیت کا ہوا کھڑا کر کے تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کی تیاری کر رہے ہیں ...... یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ مولانا ارشد صاحب (جو ان دنوں دار العلوم کے تقریباً خود ساختہ مالک بن چکے ہیں) نے حال ہی میں اپنے غیر ملکی دورے سے لوٹتے ہی دار العلوم دیوبند میں اساتذہ کی میٹنگ بلائی جس میں کہا گیا کہ ضلع مظفر نگر۔ کانپور۔ منگلور اور الہ آباد وغیرہ میں قادیانیت فروغ پا رہی ہے۔ ہمیں حیرت ہے کہ مولانا ارشد کو ملک میں رہتے ہوئے پہلے قادیانیت کے فروغ کا کوئی علم نہیں ہوا مگر غیر معمولی دورے میں اچانک ان پر یہ انکشاف نہ جانے کس ذریعہ سے ہو گیا؟ یہ بھی خبر ہے کہ مولانا اسعد مدنی اور ان کے چھوٹے بھائی اپنے حالیہ غیر ملکی دورے میں "تحفظ ختم نبوت" کے عنوان پر خاصی خطیر رقم بھی اکٹھی کر چکے ہیں اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ تازہ اساتذہ دار العلوم کی ایک ٹیم غیر ممالک میں چندہ کے لئے روانہ کی جا رہی ہے۔"

"...... ہمیں اس ختم نبوت کانفرنس پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ یہ تو بہت ہی نیک کام ہے۔ اگر واقعی ہندوستان میں قادیانیت ہم مسلمانوں کے لئے کوئی خطرہ بن رہی ہوتی اور پھر اگر قادیانیت ہم مسلمانوں کے لئے اسی تندہ خطرناک وبا بن کر پھیل رہی ہے تو اس سے پہلے مولانا اسعد مدنی اور جمعیۃ العلماء کے ذمہ داران کہاں تھے؟ اس سے پہلے انہیں تحفظ ختم نبوت کا خیال کیوں نہیں آیا۔ ہمارے اعتراض کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں ایسی اطلاعات مل رہی ہیں کہ اس کانفرنس کے بعد کچھ اور سیمینار منعقد ہوں گے جن میں شیعہ سنی مسئلوں کو اٹھائے جانے کا پروگرام ہے پھر اس کے بعد بریلویوں کی باری ہے۔ پرانے اختلافات کو ہوا دے کر اختلاف پھیلانے سے مسلمانوں کے اتحاد کو فائدہ ہو یا نہ ہو۔ اپنے ٹوٹتے ہوئے حلقہ اثر میں مضبوطی ضرور پیدا کی جا سکتی ہے اور اپنا حلقہ مضبوط ہو جائے اور مختلف ممالک سے مندوبین آئیں تو حکومت پر اچھا خاصا رعب بھی جمایا جا سکتا ہے اور اقتدار کے ایوان میں عزت کے ساتھ قدم ضرور رکھا جا سکتا ہے۔"

"...... نوٹ فرمائیں! سیمیناروں اور کانفرنسوں کا موسم شروع ہو چکا ہے چندہ دہندگان کو چاہیئے کہ ہوشیار رہیں۔ راجیو گاندھی اور ان کی حکومت کو بھی چاہیئے کہ "ملک و ملت" کی طاقت کے مظاہرے سے ہوشیار رہے۔ البتہ کمانے والے چاہیں تو متوجہ ضرور ہوں اور اس کانفرنس میں ضرورت مندوں کا ہاتھ بٹائیں۔"

(اخبار نو دہلی ۱۷ اور ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۶ء صفحہ ۱)

ولادتیں

(۱) :- خاکسار کے بھائی مکرم محمد منور صاحب گجراتی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام "طیبہ بشریٰ" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی مرحوم درویش قادیان کی پوتی اور مکرم فیض احمد صاحب مرحوم یادگیر کی نواسی ہے۔

خاکسار - محمد اکرم گجراتی انچارج دفتر بدر قادیان

(۲) :- خاکسار کے بھائی مکرم منیر احمد صاحب گلبرگی کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "مبشر احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ اس خوشی میں مبلغ ۱۵/ روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار :- جمیل احمد گلبرگی حیدر آباد

احباب سے نومولودین کے نیک صالح خادم دین ہونے والدین کے لئے قرۃ العین ہونے اور بلندی اقبال کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

اسلام میں زندگی کا تصور بقیہ صـــ۱۱

قیصر و کسریٰ جو کافر ہیں وہ تو آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں اور آپ ان تکالیف میں زندگی گزار رہے ہیں فرمایا اے عمرؓ! میرا اس دُنیا سے کیا کام! میری مثال اُس سوار کی سی ہے جو گرمی کی شدت کے وقت ایک اونٹنی پر سوار جا رہا ہو تمازتِ آفتاب نے سخت تکلیف دی تو وہ اسی سواری کی حالت میں دم بھر ستانے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھہر گیا ہو اور چند منٹ آرام کرنے کے بعد اُسی گرمی کی حالت میں اپنی راہ لی ہو۔

پس یہی وہ تصور ہے جو انسانی زندگی کے متعلق اسلام پیش کرتا ہے یہی وہ خاکہ ہے جس میں انسان اپنے نورِ ایمان اور عمل صالح سے رنگ بھرتا ہے۔ یہی وہ اعتدال کی راہ ہے جس پر چل کر انسان دُنیا میں سرفراز اور آخرت میں سرخرو ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں ؎

اسلام چیز کیا ہے؟ خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا
(درثمین)

نتیجہ امتحان دینی نصاب مجالس انصار اللہ بھارت

قسط دوئم

امتحان دینی نصاب مجالس انصار اللہ بھارت منعقدہ ماہ نومبر ۱۹۸۶ء کے نتیجہ کی پہلی قسط یکم جنوری ۱۹۸۷ء کے بدر میں شائع کی جا چکی ہے۔ دوسری قسط جو مجلس انصار اللہ سکندر آباد کے امتحان دہندگان کے نتیجہ پر مشتمل ہے درج ذیل کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہرسہ اراکین کو ان کی یہ کامیابی مبارک کرے اور دینی علوم سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

نمبر شمار	نام امتحان دہندگان	حاصل کردہ نمبر
(۱) ۔	مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد	۷۵/۱۰۰
(۲) ۔	" بشیر الدین الہ دین صاحب " "	۷۳
(۳) ۔	" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب " "	۶۷

درخواست ہائے دُعا

• ـــ مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ساکن موضع محمد پور ضلع گونڈہ (یوپی) اپنے بیٹے عزیز معروف احمد کے خلاف دائر مقدمہ میں عزیز کی باعزت بریت کے لئے۔

• ـــ مکرم محمد سلیم صاحب زاہد کی اہلیہ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ کا سرینگر کے "لل دید" ہسپتال میں LEPROTOMY آپریشن ہونے والا ہے موصوف بطور صدقہ یکصد روپے ادا کر کے اہلیہ کے آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت و شفا یابی کے لئے۔

• ـــ مکرم غلام محمود صاحب بجدرک اپنے محکمانہ امتحان اور ایک عدالتی کیس میں حصول کامیابی کے لئے۔ • ـــ مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب کیلیفورنیا (امریکہ) آنکھوں میں موتیا بند اتر آنے کی وجہ سے لکھنے پڑھنے میں دقت محسوس کرتے ہیں موصوف کی بینائی کے کلی بحال ہونے اور کامل و عاجل شفا یابی کے لئے۔ • ـــ مکرم احمد عبد الحکیم صاحب چنچل گوڑہ حیدر آباد اپنی اہلیہ مکرمہ امۃ الباسط نعیم صاحبہ بیٹی عزیزہ راضیہ تسنیم سلمہا اور خود کی صحت و سلامتی حصول رضائے الٰہی اور موذوں کاروبار ملنے کے لئے۔ • ـــ مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب ایم اے گلبرگہ (کرناٹک) اپنے برادر نسبتی عزیز سید اخلاق احمد جواز سلمہٗ کی ایم بی بی ایس فائینل امتحان میں اعلیٰ و نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

کیا آپ
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سے محروم تو نہیں؟

ساری دُنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ احباب اور جماعتوں کا خلیفۂ وقت اور عالمگیر جماعتِ احمدیہ سے مؤثر رابطہ رہے۔ اور ہر سمت میں ایک ہی جیسی جماعتیں اُبھریں۔ اس غرض سے مرکز قادیان میں شعبہ سمعی و بصری قائم کیا گیا ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور خطابات کے کیسٹ اور اُن کے انگریزی ترجمہ کے کیسٹ، مجالس عرفان کے کیسٹ۔ تبلیغی کیسٹ تیار کرتا ہے۔ ان کیسٹس کے جو بھی خواہشمند احباب ہوں وہ فوراً ہم سے رابطہ قائم کریں۔ بذریعہ رجسٹری یا بذریعہ V.P.P یہاں سے فوراً بھجوانے کا انتظام ہے۔

کیسٹ بھی اعلیٰ کوالٹی کے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اور رعایتی قیمت پر مہیا کئے جاتے ہیں۔ ایک کیسٹ C-60 کا ۲۷/ روپے میں اور C-90 کا ۳۰ روپے میں اور ... والا کیسٹ ۱۵۰/ روپے میں فروخت کیا جاتا ہے ڈاک خرچ اور پیکنگ خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔

نوٹ:۔ آرڈر ملتے ہی فوری تعمیل کی جائے گی۔ اگر کیسٹ میں کسی قسم کا نقص ہو تو شعبہ سمعی و بصری اس کو واپس لے کر دوسری کیسٹ بھجوانے کا ذمہ دار ہوگا خط و کتابت اس پتہ پر کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ شعبہ سمعی و بصری قادیان

مبلّغین کے لئے ضروری اعلان

جملہ مبلغین کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال رمضان المبارک کا مہینہ انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ اپریل ۱۹۸۷ء بمطابق ۳۰ شہادت ۱۳۶۶ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مبلغین کرام اس مقدس مہینہ میں دورے نہ کریں بلکہ اپنی اپنی جماعتوں میں درس و تدریس تراویح و تہجد اور دیگر تربیتی و تعلیمی پروگرام جاری رکھیں تاکہ جماعتیں رمضان المبارک کی برکات و فضائل سے پوری طرح سے فائدہ اُٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

رمضان المبارک کا مہینہ قادیان میں
گذارنے کے سلسلہ میں ضروری اعلان

انشاء اللہ تعالیٰ امسال رمضان شریف ۳۰ اپریل ۱۹۸۷ء سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے جو دوست یہ بابرکت مہینہ مرکز سلسلہ قادیان میں تشریف لا کر گذارنے کے خواہشمند ہوں اور یہاں کے دینی و روحانی ماحول میں روزے رکھنے درس قرآن مجید و حدیث شریف سننے اور اعتکاف میں بیٹھنے کے متمنی ہوں انہیں چاہئیے کہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق سے جلد نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوا دیں۔ اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ آیا وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے نان و نفقہ کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے ان کے طعام کا انتظام ہونا چاہیئے۔

اُمید ہے احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق جملہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ کوئی شکایت براہ راست حضور انور کی خدمت میں نہ بھجوائیں۔

بیرون از قادیان تمام افراد مقامی جماعت کے توسط سے اس قسم کے تمام خطوط نظارت علیا قادیان کی معرفت حضور انور کی خدمت میں بھجوائیں تاکہ اگر ضروری ہو تو نظارت ہذا اپنی رپورٹ شامل کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دے۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس ہدایت کی سختی سے پابندی کریں گے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

۲۳ ؍ مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں ایک تاریخی اور اہم بالشان اہمیت اور افادیت کا حامل ہے۔ اس روز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام لدھیانہ بحکم ربانی بیعت لے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ لہٰذا جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں سابقہ و متواتر التعامل کے مطابق اس دن جلسے منعقد کر کے روئیداد جلسہ نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوائیں۔

مقامی جماعتیں حالات کے مطابق تاریخ میں تبدیلی کر سکتی ہیں۔

امتحان دینی نصاب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سنہ ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "نبیوں کا سردار" (از دیباچہ تفسیر القرآن) بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان ۷ ؍ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے کثرت سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا احباب اس کتاب کا مطالعہ جاری رکھیں اور اس دینی امتحان میں بکثرت شامل ہو کر علمی، دینی اور روحانی فیوض و برکات حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت، مبلغین کرام اور معلمین صاحبان احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و فوائد سے روشناس فرمادیں۔ اور امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے اسماء مع ولدیت نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دعا

مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ڈاکٹر تمسپورہ (کشمیر) تیس روپیہ اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی اہلیہ کی صحت و عافیت کے لئے — مکرم بشیر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ اونہ گام (کشمیر) اپنی اہلیہ کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے — مکرم خورشید احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اونہ گام (کشمیر) اپنی والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے — مکرم جمیل احمد صاحب گلمرگ حیدرآباد بے روزگار ہیں، روزگار ملنے کے لئے — مکرم مبارک احمد صاحب دانی پردہ (مدھیہ پردیش) اپنی مشکلات کی دوری، مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے — مکرم مولوی

خوشخبری

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ چند ماہ قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس سال سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بکثرت جلسے منعقد کئے جائیں اور سیرت کے مختلف پہلوؤں پر بکثرت مضامین منظر عام پر لائے جائیں۔

اس ارشاد کی تعمیل میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے جنوری سنہ ۱۹۸۷ء تا دسمبر سنہ ۱۹۸۷ء بارہ مہینوں میں بارہ کتابچے شائع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت ہر ماہ ہجری شمسی نام کی مناسبت سے سیرت آنحضرت صلعم پر مشتمل عمدہ کتابت اور آفسیٹ کی طباعت سے آراستہ ایک کتابچہ شائع ہوا کرے گا۔ ظاہر ہے اس منصوبہ پر کثیر اخراجات ہوں گے۔ اس لئے جہاں تمام انصار کی خدمت میں اس کار خیر میں خصوصی حصہ لینے کی گذارش ہے وہاں جملہ زعماء کرام اور ناظمین علاقہ و اضلاع سے گذارش ہے کہ جوں ہی رسالہ طبع ہو کر آپ کی خدمت میں بھجوایا جائے ہر ممبر کو قیمتاً فروخت کرنے کا انتظام فرمائیں۔ ایک کتابچے کی قیمت صرف سوا روپیہ ہوگی۔ گویا صرف ۱۵ روپے میں وہ شانِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پذیر موضوع پر بارہ کتب کا ایک قیمتی سرمایہ حاصل کر سکیں گے۔ اگر ماہ بماہ کتابیں فروخت ہو کر رقم واپس آتی رہے تو اسی صورت میں یہ منصوبہ تکمیل پا سکتا ہے۔ امید ہے جملہ اراکین مجالس انصار اللہ اس بابرکت کام میں بھرپور تعاون فرمائیں گے۔

ہر مجلس کو ہر ماہ کتابیں یکجائی صورت میں بھجوانے سے ڈاک خرچ میں کفایت ہو سکے گی۔ اس لئے ہر ممبر اگر ۱۵ روپے ادا کر دے تو پورا سیٹ انہیں مہیا کر دیا جائے گا۔ ماہ صلح (جنوری) کا کتابچہ بہت سی مجالس کو بھجوایا گیا ہے۔ اب ماہ تبلیغ (فروری) کا کتابچہ زیر طباعت ہے جو ہفتہ عشرہ تک مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس منصوبہ کو تکمیل تک پہنچانے کے سامان فرمائے اور اس کو نافع الناس بنائے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

"میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ جو عورتیں لجنہ اماء اللہ میں شامل نہیں ہیں وہ انہیں لجنہ اماء اللہ میں شامل کرائیں انہیں اجلاسوں میں بھیجا کریں۔ وہ یاد رکھیں کہ قیامت کے دن کوئی شخص یہ کہہ کر بریت حاصل نہیں کر سکتا کہ وہ خود نمازیں پڑھتا تھا۔ وہ خود چندہ دیتا تھا۔ وہ خود جماعتی کاموں میں حصہ لیتا تھا۔ بلکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ اس کی بیوی کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔ اگر اس کی بیوی جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتی تو یہ بات اسے مجرم بنانے کے لئے کافی ہے"

(الفضل ۱۷ ؍ فروری سنہ ۱۹۴۹ء)

پس جائزہ لیں اپنے گھر کا اپنے شہر کا۔ کیا وہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہے کیا آپ کے گھر والے اس کے فعال ممبر ہیں؟ اگر نہیں تو ان کو فعال بنانا آپ کی ذمہ داری ہے یا اگر احمدی مستورات تو ہیں مگر غفلت کی وجہ سے اب تک لجنہ اماء اللہ قائم نہیں ہے تو شوریٰ خود ہی لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں لائیں تا احمدی مستورات جماعت کی فعال ممبر بن کر خدمت دین بجا لائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

محمد اللہ صاحب معلم وقف جدید دیودرگ (کرناٹک) میں خدمت دین بجا لانے کی توفیق پانے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیرِ اہتمام جلسہ یومِ مصلح موعودؓ

لجنہ اماء اللہ قادیان نے حسبِ سابق اس سال بھی پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق تقریبات شایانِ شان طریق پر منعقد کیں۔ الحمد للہ۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات کو پیشگوئی مصلح موعودؓ یاد کروانے کی غرض سے ایک امتحان مورخہ ۸/۲/۸۷ اور ۲۰/۲/۸۷ کو لیا گیا۔ مورخہ ۱۹/۲/۸۷ کو لجنہ اور ناصرات کے نظم خوانی کے اور حُسنِ قرأت کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ اور مورخہ ۲۰/۲/۸۷ کو بعد نماز جمعہ ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام کیا گیا۔ جس میں لجنہ اور ناصرات کی مندرجہ ذیل کھیلیں کروائی گئیں:-

کھوکھو۔ تھرو بال۔ کبڈی۔ ابسٹیکل ریس۔ لنگڑا دوڑ۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ سادی دوڑ وغیرہ۔

ان مقابلہ جات میں حصہ لینے والی تمام ممبرات میں ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔

مورخہ ۲۲ فروری کو ٹھیک ۲ ½ بجے جلسہ مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی صدارت میں محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم کی تلاوتِ قرآن مجید سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ ازاں بعد محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ بعدہٗ "قبولیتِ دعا کا زندہ نشان پیشگوئی مصلح موعودؓ" کے موضوع پر محترمہ عقیلہ عفت صاحبہ نے، "حضرت مصلح موعودؓ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر محترمہ راشدہ مرزا صاحبہ نے، "حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کا ایک پہلو" کے عنوان پر عزیزہ مبارکہ نسرین (ناصرات) نے، "حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات طبقۂ نسواں پر" کے عنوان پر محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ نے، "حضرت مصلح موعودؓ کا ایک کارنامہ تحریکِ جدید" کے عنوان پر عزیزہ بشریٰ صادقہ (ناصرات) نے، "اس کو مقدس روح دی گئی" کے موضوع پر محترمہ امۃ العزیز صاحبہ نے، "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" کے عنوان پر محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ نے، "تنظیم ناصرات الاحمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر عزیزہ شہزادی شجاعت بیگم (ناصرات) نے، "نور آتا ہے نور" کے عنوان پر محترمہ شاہین اختر صاحبہ نے، "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر عزیزہ امۃ الرؤف بشریٰ نے اور "حضرت مصلح موعودؓ کی علمی خدمات" کے عنوان پر محترمہ امۃ الوحید صاحبہ نے تقریر کی۔ اس دوران محترمہ صفیہ حبیب صاحبہ اور محترمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ اور ناصرات الاحمدیہ کی تین بچیوں ماریہ ثمرین، امۃ الحی اور امۃ الباسط نے حضرت المصلح الموعودؓ کے پاکیزہ بچپن کے چند واقعات سنائے۔

بعدہٗ لجنہ اماء اللہ کا ذہنی آزمائش کا پروگرام ہوا۔ جس میں نو ممبرات نے حصہ لیا۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے دستِ مبارک سے پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے۔

بعدہٗ آپ نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ ہمارا مقصد صرف پروگرام منعقد کرنا ہی نہیں ہے بلکہ اسلام کی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔ اور صحیح معنوں میں داعی الی اللہ بننا ہے پس آج یہ عزم لے کر اٹھیں کہ آپ اپنی جماعت کے لئے ایک مفید وجود بننے کی کوشش کریں گی۔ آخر میں دعا کی گئی جس کے ساتھ ہی یہ پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

شعبۂ ضیافت کی طرف سے چائے اور اشیائے خورد و نوش کی دکان بھی لگائی گئی جس سے بہنوں نے استفادہ کیا۔

خاکسار:- عائشہ بیگم سیکرٹری شعبہ رپورٹ۔ لجنہ اماء اللہ قادیان۔

درخواستِ دعا:- میرے ہمزلف برادرم مکرم محمد عبد القیوم صاحب حیدرآباد کچھ عرصہ سے دفتری الجھنوں میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے دفتری تبادلہ کی کوشش میں ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے اور اُن کے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار:- محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA-700073.

الخیر کلّہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام ❊ مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

رائچوری الیکٹریکلس، الیکٹرک کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.

PLOT NO. 6. GROUND FLOOR

OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTE FACTORY.

ANDHERI (EAST)

PHONES { OFFICE:- 6348179
RESI:- 629389 } BOMBAY-400099

ھو الناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی

(فون نمبر:- ۶۱۷۰۶۹)

ارشادِ باری تعالیٰ:-

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

وہی (خدا) ہے جس نے اپنا رسول تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا۔

(طالبِ دعا)

AUTOWINGS,

13-SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS-600004

PHONES { 76360
74350

آٹو ونگس

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

پیشکردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"میری ہر شت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"
(ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ)

محتاج دعا:۔ اقبال احمد جاوید مع برادران، جے۔ این روڈ لائنز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD, BANGALORE - 560002
PHONE NO. 228666.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس، کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس، انڈسٹریز منڈی روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

اسپیشلسٹ: ریڈیو، ٹی وی، اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAMS - MOOSARAZA } BANGALORE - 560002
PHONE - 605558 }

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders,
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳)

فون نمبر:۔ 42916 ۔۔۔۔ ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوز اور ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"ہماری ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے!"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!